Regd E.P. No 67

رجسٹرڈ نمبر ای پی ۶۷

جلد ۷ || ۹ صلح ہش ۱۳۳۷ || ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۷۷ھ || ۹ جنوری ۱۹۵۸ء || نمبر ۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۴ جنوری - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل نماز جمعہ پڑھائی - اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا - نیز جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ تفسیر صغیر کے سلسلہ میں مسلسل محنت اور ساتھ ہی ساتھ سلسلہ کے دیگر امور سرانجام دینے کا حضور کی صحت پر اثر پڑا ہے - اور اب جلسہ سالانہ کے ایام میں بھی حضور کو بہت زیادہ محنت کرنی پڑی ہے - اس لئے احباب توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں -

قادیان ۲ جنوری - آج بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں طالبات سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ میں عزیز محمد عمر مالاباری متعلم مدرسہ احمدیہ نے جلسہ سالانہ ربوہ میں حضور کی ہر سہ تقاریر کا خلاصہ اپنے الفاظ میں سنایا -

۳ جنوری - محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے خطبہ جمعہ میں جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کے مناقب بیان فرمائے اور بعد نماز جمعہ نماز جنازہ غائب ادا فرمائی - اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے - آمین -

۷ جنوری - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی طبیعت بوجہ نزلہ و زکام علیل ہے احباب صاحبزادہ صاحب موصوف کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں -

ربوہ میں جماعت احمدیہ کا ۶۷واں جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

شمع احمدیت کے ستر ہزار پروانوں کا عدیم المثال سالانہ اجتماع

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ایمان افروز منظر - اہم تقاریر اور سوز و گداز سے معمور دعائیں - متعدد بیرونی ممالک کے احباب کی شرکت!

قادیان ۷ جنوری - ربوہ میں جماعت احمدیہ کا ۶۷واں سالانہ جلسہ اپنی مقررہ تاریخوں پر منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا - جلسہ کے متعلق جو مختصر کوائف الفضل میں شائع ہوئے ہیں وہ احباب جماعت کے علم و اطلاع کے لئے یہاں نقل کئے جاتے ہیں - (ایڈیٹر)

حسب معمول اس دفعہ بھی پاکستان کے احباب کے علاوہ متعدد بیرونی ممالک کے احمدی دوستوں نے بھی اس مقدس جلسہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی - چنانچہ عالمی عدالت انصاف کے جج ہز ایکسیلنسی چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب ہیگ (ہالینڈ) سے اور انگریز مبلغ اسلام مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ انگلستان سے تشریف لائے ہوئے تھے - اسی طرح جرمن نومسلم نوجوان مسٹر خالد اسمٰعیل اور مشرقی افریقہ کے معزز دوست مسٹر ذکریا عبدالعزیز کزیٹو نائب ایڈیٹر اخبار وائس آف اسلام نے بھی جلسہ میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی - حیدرآباد سے حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اور مدراس سے مسٹر کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر اخبار "آزاد نوجوان" بھی آئے ہوئے تھے -

علاوہ ازیں غیر احمدی اصحاب بھی کافی تعداد میں جلسہ میں شریک ہوئے جلسہ میں اسلام کی حقانیت - قرآن مجید کی فضیلت اور احمدیت کی صداقت کے اہم موضوعات پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور علمائے سلسلہ کی اہم تقاریر ہوئیں جنہیں احباب نہایت ذوق و شوق سے سنتے رہے -

جلسہ میں شریک ہونے والے احباب کی تعداد

اس دفعہ ہمارا سالانہ جلسہ بعض نمایاں خصوصیات کا حامل تھا - مثلاً اس سال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفسیر صغیر شائع فرمائی جو قرآنی علوم کا ایک بے نظیر روحانی تحفہ ہے - اسی طرح حضور ہی کی توجہ سے اس سال تبویب مسند احمد بن حنبل کی پہلی جلد شائع ہوئی - ان خصوصیات کی تفصیل حضور کی زبان مبارک سے سننے کے لئے اس دفعہ احباب کثیر تعداد میں اپنے روحانی مرکز میں جمع ہوئے - یہی وجہ ہے کہ ۲۸ دسمبر کو جب حضور نے تقریر شروع فرمائی - تو جلسہ گاہ باوجود اس کے کہ وہ گزشتہ سالوں سے زیادہ وسیع بنائی گئی تھی - ناکافی ثابت ہوئی - چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر احباب سمٹ کر بیٹھے - لیکن پھر بھی یہ کیفیت تھی کہ جلسہ گاہ میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی - اور کافی تعداد میں سامعین کو جلسہ گاہ سے باہر بیٹھنا پڑا -

جلسہ پر تشریف لانے والے احباب کی تعداد کا کسی قدر اندازہ کھانے کی پرچیوں سے بھی لگایا جا سکتا ہے - ان کے لحاظ سے بھی اس دفعہ گزشتہ سال کی نسبت ہزاروں کی تعداد میں زیادہ احباب تشریف لائے - مقامی دوستوں کے علاوہ اگر ان ہزارہا اصحاب کو بھی شامل کیا جائے جو اپنے طور پر کھانے کا انتظام کرتے رہے یا جو نواحی علاقوں سے آ کر شام کو واپس چلے جاتے رہے - تو جلسہ میں شامل ہونے والے احباب اور خواتین کی مجموعی تعداد کم و بیش ستر ہزار تک پہنچ جاتی ہے - الحمد للہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تقاریر و دیگر مصروفیات

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت عرصہ سے ناساز اور کمزور چلی آتی ہے جلسہ سے چند روز قبل تو طبیعت زیادہ علیل ہو گئی تھی - لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور نے جلسہ کے تینوں دن احباب کو اپنے روح پرور خطاب سے نوازا - اور تین گھنٹے تقاریر فرمائیں - جماعتوں سے ملاقاتیں کیں - اور جلسہ سالانہ کے انتظامات کی خود نگرانی بھی فرماتے رہے - پہلے دن حضور نے افتتاحی تقریر فرمائی (جس کا خلاصہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے) دوسرے روز حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا پھر جماعتی کاموں اور تحریکوں پر تبصرہ فرمایا - اور آئندہ سال کے پروگرام کی وضاحت کرتے ہوئے وقف زندگی کی ایک نئی نہایت اہم تحریک بھی پیش فرمائی تیسرے روز حضور نے سیر روحانی کے موضوع پر ایک پر معارف تقریر ارشاد فرمائی غرض یہ جماعت کی خوش قسمتی ہے کہ باوجود حضور کی علالت طبع کے جلسہ کے تینوں روز حضور کے کلمات طیبات سے مستفید ہونے کی توفیق ملی - اور حضور کی اقتداء میں نمازیں پڑھنے اور دعائیں کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے -

ریلوے کے انتظامات

ایام جلسہ سالانہ میں محکمہ ریلوے کی طرف سے حسب معمول چند سپیشل ٹرینوں اور ڈیزل کاروں کا انتظام کیا گیا تھا لیکن احباب جس کثرت کے ساتھ جلسہ پر تشریف لائے - ان کی نسبت سے اس انتظام کو وسیع نہیں کیا گیا - یہی وجہ ہے کہ ایک کثیر تعداد کو بسوں کے ذریعہ سے سفر کرنا پڑا - اور جو دوست ٹرین کے ذریعہ سفر کرتے بھی ہیں انہیں رش اور ہجوم کی وجہ سے مستورات اور بچوں سمیت کافی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے - اگر ایک ڈبہ میں سو مسافروں کی گنجائش ہو اور اس میں تین سو مسافر سفر کر رہے ہوں تو ظاہر ہے ان کی کیا حالت ہو گی -

ریلوے کا محکمہ ایک کاروباری اور تجارتی ادارہ ہے - اگر وہ ایسے مواقع پر زیادہ سہولتیں بہم پہنچائے - مثلاً زیادہ تعداد میں سپیشل ٹرینوں اور ڈیزل کاروں کا انتظام کرے اور رعایتی واپسی ٹکٹ جاری کرے تو ظاہر ہے کہ تمام مرحلہ مسافروں کے لئے سہولت اور آرام کا باعث ہو گا - وہاں خود ریلوے کے محکمہ کے لئے بھی زیادہ آمد اور نیک نامی حاصل کرنے کا موجب ہو گا

انتظامات جلسہ

ساٹھ ستر ہزار افراد کے لئے جن میں مستورات اور بچے بھی شامل ہوں - کھانے اور رہائش کا تسلی بخش انتظام کرنا کوئی آسان کام نہیں - لیکن سیدنا (باقی صفحہ ۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ ۹ جنوری ۱۹۵۸ء

آگے قدم بڑھائے جا!

قرآن کریم میں امتِ محمدیہ کو خیرِ امت قرار دیتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ

كنتم خير امة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر و تؤمنون بالله ـ

یعنی تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو۔ اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اس آیتِ کریمہ میں مسلمانوں کا عظیم الشان مطمحِ نظر بیان کیا گیا ہے۔ فرماتا ہے۔ انہیں اپنے فائدہ کی بجائے دنیا کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اس بات کو امت کے ہر فرد میں نسلاً بعد نسل جاری رکھنے کی نصیحت فرمائی اور کہا:-

وكذالك جعلناكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا ـ

کہ اے مسلمانو! جس طرح ہم نے تمہیں سیدھی راہ دکھائی ہے اسی طرح ہم نے تمہیں اعلیٰ درجہ کی امت بنایا ہے تاکہ تم دوسرے لوگوں کے نگران بنو اور یہ رسول تم پر نگران ہو۔

گویا امت کے ہر فرد سے نہ صرف نیک باتوں پر عمل کرنے کی توقع رکھی گئی بلکہ اسے نگران بنایا گیا۔ اور مسلسل نگرانی کا یہ کام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے شروع ہو کر ہر زمانہ کی نسل کے ذمہ لگایا گیا۔ اس طرح کہ ہر زمانہ کی نسل سیکھنے اور سکھانے کے اعتبار سے امت وسط بنتی چلی جائے۔ مگر افسوس کہ ان باتوں کو یاد نہ رکھا گیا اور اسلام کو یہ تاریک دن دیکھنے نصیب ہوئے کہ اسلام کے نام لیوا باوجود دنیا اس قدر کثرت تعداد رکھنے کے کچھ اہمیت نہیں رکھتے۔ وہ ہر بات میں دوسروں کے دست نگر بن کر رہ گئے اور ہر جگہ مقہور و ذلیل نظر آتے ہیں!!

بیشک الٰہی نوشتوں کا پورا ہونا مقدر تھا مگر خدا کی حکمت کاملہ نے امت کے دورِ تنزل کے بعد نشأۃ ثانیہ کے سامان بھی فرمائے اور خدا کے فضل سے اس گئے گذرے زمانہ میں جماعت احمدیہ کو اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کی سعادت بخشی۔ چنانچہ اکنافِ عالم میں پھیلے ہوئے اس کے وسیع کام سے رنگ میں اس کی مساعی جمیلہ کے شیریں پھل نظر آنے لگے ہیں۔ لیکن جہاں تک اس عظیم مقصد کو پانے کا سوال ہے۔ اس کے لئے اس سے کہیں بڑھ کر محنت اور جانفشانی کی ضرورت ہے۔ ساری دنیا میں آسمانی آواز کا پہنچا دینا اور روئے زمین کے بسنے والوں کے دلوں کو فتح کر لینا کوئی آسان کام نہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس برگزیدہ جماعت نے خدا کے فضل سے بڑا کام کیا ہے۔ مگر اس کے افراد کے لئے ابھی بڑا کام پڑا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے امسال اپنی افتتاحی تقریر میں جہاں جلسہ سالانہ کو جماعت کی معجزانہ ترقی کا ایک ناقابل تردید ثبوت قرار دیا وہاں حضور نے جماعت کے ہر فرد کو پہلے سے بڑھ کر مؤثر رنگ میں خدمتِ دین میں لگ جانے کی تلقین فرمائی۔ اور بھارت واسی احمدیوں کو تو خصوصی نصیحت فرمائی کہ:-

وہ بھی اپنے ملک میں جماعت کی ترقی کے لئے خاص کوشش کریں۔ وہاں ہماری جماعت کم ہے۔ لیکن اب بفضلہ تعالےٰ بڑھ رہی ہے انہیں اپنی مساعی کو ایسے رنگ میں ترقی دینی چاہیئے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں وہاں بھی جماعت نمایاں ترقی کرنے لگے۔ حتیٰ کہ ان کا سالانہ جلسہ ہمارے اس سالانہ جلسہ سے بھی زیادہ شاندار ہو جائے۔"

حضور کے اس ارشاد میں ایک طرف اظہار خوشنودی ہے تو دوسری طرف پہلے سے زیادہ تیز قدم اٹھانے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد بیدار ہو۔ اور زیادہ توجہ کے ساتھ اسلام واحمدیت جیسے امن بخش اصولوں کے پرچار میں لگ جائے۔ مومن دنیا کا صدر درجہ خیر خواہ اور ہمدرد ہوتا ہے۔ دنیا ایک خطرناک تباہی کی طرف جا رہی ہے اسے ایسی تباہی سے باز رکھنے کے لئے روحانی قدروں پر کوشش کی ضرورت ہے۔ اور اس سے بڑھ کر اور کونسی کوششیں زیادہ بار آور ہو سکتی ہیں جو خود خدا کے حکم سے جاری کی گئیں

اس لئے ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ جماعتیں اپنے حالات کا اچھی طرح جائزہ لے کر اپنے طور پر تبلیغ حق کا ٹھوس پروگرام بنائیں۔ اس سلسلہ میں مرکز سے استمداد کریں۔ انشاء اللہ العزیز مرکز کی طرف سے حتی الامکان سہولیات بہم پہنچائی جائیں گی۔ بلکہ خدا کے فضل سے جماعت کے باقاعدہ مبلغین ہر علاقہ میں موجود ہیں۔ ان سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے زیر تبلیغ افراد کو مبلغین سے ملا کر ان کے شکوک و شبہات کو دور کر دیا جائے۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ منظوم کلام جلسہ سالانہ کے دوسرے دن ۲۷ دسمبر ۱۹۵۷ء کو حضور کی تقریر سے قبل محترم ثاقب زیروی نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا ۔

میرے آقا! پیش ہے یہ حاصلِ شام و سحر
سینۂ صافی کی آہیں آنکھ کے لعل و گہر

مَیں نے سمجھا تھا جوانی میں گذر جاؤں گا پار
اب جو دیکھا سامنے ہیں پھر وہی خوف و خطر

کثرتِ آثام سے ہے خم ہوئی میری کمر
اب یہی اس کا مداوا ہے کہ کر دیں درگذر

آپ تو ہیں مالکِ ارض و سما اے میری جاں
آپ کا خادم مگر پھرتا ہے کیوں یوں دربدر

بے سر و ساماں ہوں اس دنیا میں اے میرے خدا
اپنی جنت میں بنا دیں آپ میرا ایک گھر

آدمِ اوّل سے لیکر وہ ہے زندہ آج تک
ایسی طاقت دے کچل ڈالوں میں اب شیطاں کا سر

مومنِ کامل کا گھر ہے جنتِ اعراف میں
اور دوزخ کا مکیں ہے جو بنا ہے مَن کَفَرْ

وہ بھی اوجھل ہے مری آنکھوں سے جو ہے سامنے
ہے ترے علمِ ازل میں جو ہے غائب مُستتر

میرے ہاتھوں میں نہیں ہے نیک ہو یا بد ہو وہ
ملک میں تیری ہے یا رب خیر ہو وہ یا کہ شر

آج سب مسلم خواتین کی ہیں عریاں زینتیں
تو نے فرمایا تھا ہے پردے سے باہر مَا ظَهَرَ

سایۂ کفار سے رکھیو مجھے باہر ہمیش
اے مرے قدوس اے میرے ملیکِ بحر و بر

لاکھ حملہ کن ہو مجھ پر فتنۂ زندیقیت
بیچ میں آجائیو بن جائیو میری سپر

ہیں ترے بندے مگر ہاتھوں کی طاقت سلب ہے
کفر کا خیمہ لگا ہے قریہ قریہ گھر بہ گھر

جن کو حاصل تھا تقرب وہ ہیں اب معتوبِ دہر
اور ہیں مسند پہ بیٹھے جو ہیں گُم اور خر

ہماری جماعت نے مخالفت اور عداوت کے طوفانوں میں سے گذرتے ہوئے معجزانہ ترقی کی ہے

یہ ترقی محض اللہ تعالیٰ کے فضل کا نتیجہ ہے تم دعا کرو کہ یہ الٰہی فضل ہمیشہ تمہارے شامل حال رہے

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۵۷ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی روح پرور افتتاحی تقریر

ربوہ ۲۶ر دسمبر آج صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک روح پرور اور رقت اور سوز و گداز سے معمور لمبی اجتماعی دعا کے ساتھ جماعت احمدیہ کے باسٹھویں سالانہ جلسہ کا افتتاح فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقریر میں اللہ تعالیٰ کے اس فضل و احسان کا ذکر فرمایا۔ کہ منذ از مخالفت اور دشمنی کے طوفانوں میں سے گذرنے کے باوجود جماعت احمدیہ معجزانہ طور پر ترقی کر رہی ہے چنانچہ ہمارا سالانہ جلسہ ہر سال اس ترقی کا ایک ناقابل تردید ثبوت بہم پہنچاتا ہے حضور کی تقریر کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نو بجکر چالیس منٹ پر جلسہ گاہ میں تشریف لائے حاضرین جلسہ نے اسلام زندہ باد۔ حضرت امیر المومنین زندہ باد اور اللہ اکبر کے نعروں کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا۔ تقریر سے قبل مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔

تفسیر صغیر کی تقسیم کا اعلان

تقریر کے آغاز میں حضور نے تفسیر صغیر کی تقسیم کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ تفسیر صغیر کے سلسلے میں مفصل باتیں تو انشاء اللہ کل ۲۷ر دسمبر کو اپنی تقریر میں بیان کروں گا۔ لیکن چونکہ دوستوں کو یہ تفسیر حاصل کرنے کا بہت اشتیاق ہے۔ اور وہ اس معاملے میں اب ایک دو دن کا توقف بھی پسند نہیں کرتے۔ اس لئے میں نے مولوی نور الحق صاحب کو یہ ہدایت کر دی ہے کہ وہ جماعت وار تقسیم کرنے کے لئے تفسیر صغیر کے بنڈل بنالیں۔ جماعتوں کو چاہئے کہ وہ اپنے نمائندوں کے ذریعے اس کی قیمت جمع کروا کے مطلوبہ تعداد میں نسخے حاصل کرلیں۔

حضور نے فرمایا۔ افسوس ہے۔ کہ باوجود کوشش کے تفسیر پوری تعداد میں ابھی شائع نہیں ہو سکی۔ ہم نے آرڈر پانچ ہزار چھ سو نسخے چھپوانے کا دیا ہے لیکن اس وقت تک بمشکل ۲۶ سو نسخے چھپ سکے ہیں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تین ماہ میں تفسیر پوری تعداد میں شائع ہو جائے گی۔ اور سب دوستوں کو اتنی تعداد میں پہنچ جائے گی۔ جس کی انہوں نے خواہش ظاہر کی ہے۔

تبویب مسند احمد بن حنبل

حضور نے مزید اعلان فرمایا کہ تبویب مسند احمد بن حنبل کی ایک جلد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیار ہو گئی ہے اس کی قیمت فی نسخہ چھ روپے ہے حضور نے فرمایا کہ مصر میں بھی ایک تبویب شائع ہوئی ہے۔ لیکن ہماری شائع کردہ تبویب ایسی متعدد خصوصیات کی حامل ہے جن کے مقابلہ میں مصر والی تبویب بالکل ہیچ ہو جاتی ہے۔ پھر اس کی قیمت بھی ہم سے چار گنا زیادہ ہے۔ حضور نے بتایا کہ ہماری شائع کردہ تبویب ۲ حصوں پر مشتمل ہو گی۔ سردست پہلی جلد شائع ہوئی ہے۔ باقی جلدیں انشاء اللہ آئندہ سال کے دوران میں شائع ہوں گی۔

تاریخ احمدیت

حضور نے بتایا کہ تاریخ احمدیت کا ایک حصہ بھی اس سال شائع ہوا ہے جو ۱۹۵۳ء کے فسادات کے پس منظر پر مشتمل ہے۔ دراصل تاریخ احمدیت تو ۱۸۹۰ء سے بلکہ اگر براہین احمدیہ کی اشاعت سے آغاز سمجھا جائے تو ۱۸۷۹ء سے شروع ہوتی ہے۔ اور اس کے مختلف ادوار ہیں۔ اور میری ہدایت یہ بھی ہے کہ مکمل تاریخ مرتب کی جائے۔ لیکن سردست صرف یہی حصہ شائع ہوا ہے۔ اسے ملک فضل حسین صاحب نے مرتب کیا ہے۔

یہ سڑسٹھواں سالانہ جلسہ ہے

فرمایا الفضل میں غلطی سے ہمارے اس جلسہ کو بارھواں سالانہ جلسہ لکھا گیا ہے۔ حالانکہ دراصل یہ ہمارا سڑسٹھواں سالانہ جلسہ ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ لکھا جا سکتا تھا کہ جماعت احمدیہ کا سڑسٹھواں اور پاکستان میں جماعت کا بارھواں جلسہ ہے۔ لیکن محض بارھواں سالانہ جلسہ لکھنا درست نہیں ہے۔

جماعت احمدیہ کی معجزانہ ترقی

حضور نے فرمایا ہمارا یہ سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ کی معجزانہ ترقی کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ درحقیقت اگر دیکھا جائے تو جماعت احمدیہ نے یہ سڑسٹھ سال عداوت کے طوفانوں میں سے گذر کر اور مخالفت کی تلوار کے نیچے سر رکھ کر گذارے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہر نیا سال ہمارے لئے ترقی اور برکت کا موجب بنتا رہا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ نہ صرف ہمارے مردوں میں اعلیٰ درجے کا ایمان موجود ہے بلکہ ہماری عورتوں میں بھی جرأت اور دلیری قربانی اور اخلاص کے اعلیٰ نمونے موجود ہیں۔ تم دعا کرتے رہو کہ یہ نمونے ہمیشہ ہماری جماعت میں قائم رہیں۔ بلکہ ان میں اضافہ ہوتا چلا جائے تا کہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت ہمیں حاصل رہے۔ اور جماعت ہمیشہ ترقی کرتی چلی جائے۔

لٹریچر تقسیم کرنے کی اہمیت

حضور نے فرمایا مجھے افسوس ہے۔ کہ جماعت اپنے لٹریچر کی اشاعت کی طرف پوری طرح توجہ نہیں کرتی۔ ورنہ دوسرے لوگوں کے قلوب میں جماعت کے متعلق جو بغض اور عداوت کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ وہ بڑی حد تک دور ہو سکتے ہیں۔ اگر ہر احمدی یہ اقرار کرے کہ وہ سال میں کم از کم ایک سو اشخاص تک ضرور اپنا لٹریچر پہنچائے گا۔ تو تم دیکھو گے کہ بہت جلد نمایاں تبدیلی واقع ہو جائے گی۔ اس میں کوئی ایسا خرچ بھی نہیں ہے۔ ایک ہی کتاب پہلے ایک شخص کو دی جا سکتی۔ اور تین چار روز میں جب وہ پڑھ لے تو اس سے لے کر کسی اور شخص کو دی جا سکتی ہے۔

احمدیت کا لٹریچر پڑھنے سے جو نمایاں اثر ہوتا ہے۔ حضور نے اس کی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ حال ہی میں الفضل میں میری کتاب دعوۃ الامیر کے متعلق ایک غیر احمدی کے تاثرات شائع ہوئے ہیں۔ اس میں اس نے لکھا ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے سے میری آنکھیں کھل گئی ہیں۔

بھارت کے احمدیوں سے خطاب

حضور نے بھارت کے احمدیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہیں یہ نصیحت فرمائی کہ وہ بھی اپنے ملک میں جماعت کی ترقی کے لئے خاص کوشش کریں۔ وہاں ہماری جماعت کم ہے۔ لیکن اب بفضلہ بڑھ رہی ہے۔ انہیں اپنی مساعی کو ایسے رنگ میں ترقی دینی چاہیئے کہ تھوڑے سے ہی عرصہ میں وہاں پر بھی جماعت نمایاں ترقی کرنے لگے حتیٰ کہ ان کا سالانہ جلسہ ہمارے اس سالانہ جلسہ سے بھی زیادہ شاندار ہو جائے۔

جماعت احمدیہ کی تدریجی ترقی

فرمایا:-

اب تو ہمارے جلسہ میں ساٹھ ستر ہزار اشخاص شریک ہوتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جو آخری جلسہ ہوا۔ اس میں صرف سات سو اشخاص شریک ہوئے تھے۔ اور اس وقت جماعت کی مالی حالت کا اسی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ آنے والے احباب کی ایک خاصی تعداد کے لئے کھانے کا انتظام بھی درست طور پر نہیں ہو سکا تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں سات سو کی یہ تعداد بھی اتنی اہمیت رکھتی تھی کہ آپ نے فرمایا کہ اب تو جماعت نے اتنی ترقی کر لی ہے۔ کہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا اس دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آ گیا ہے۔

اب کجا وہ حالت تھی اور کجا آج یہ کیفیت ہے کہ ہمارے جلسہ میں ساٹھ ستر ہزار افراد آتے ہیں اور کم و بیش ان سب کے لئے کھانے اور رہائش کا آسانی کے ساتھ انتظام ہو جاتا ہے۔ یہ ترقی جو سراسر مخالف حالات میں ہوئی۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ کے ہی فضل اور احسان کا نتیجہ ہے۔ تم دعائیں جاری رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو بڑھاتا چلا جائے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ غیر احمدی اصحاب کے دلوں کو بھی کھولے تاکہ جماعت کے متعلق ان کے بغض بھی محبت میں بدل جائیں۔ اور وہ بجائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہتک کرنے کے آپ کی تعریف کرنے لگیں اور انہیں پتہ لگ جائے کہ اس زمانہ کی نجات احمدیت کے ذریعہ ہی مقدر ہو چکی ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بڑی بڑی امیدیں ہیں ہم تو یہ بھی امید رکھتے ہیں کہ ہماری جماعت کی آمد لاکھوں سے نکل کر کروڑوں تک پہنچ جائے بلکہ دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کی مجموعی آمدنی سے بھی زیادہ ہو جائے تاکہ ہم تبلیغ اسلام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کر سکیں اور ہر سال یورپ اور دیگر غیر مسلم ممالک میں پانچ پانچ سو چھ چھ سو نئی مساجد تعمیر کر سکیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا۔ اب میں دعا کرتا ہوں کہ جو دوست اس جلسہ میں شریک ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی بڑی بڑی برکتیں نازل کرے۔ جو جلسہ میں آنے والوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنے فضلوں سے نوازے۔ اور جو جلسہ پر نہیں آسکے اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنی رحمت کا مورد بنائے۔ اس سال موسم کی خرابی کی وجہ سے ۲۲ ہم جو وبائی ہمارے ملک میں پھیلی ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان سے سب کو محفوظ رکھے۔ بہر دست یہ بھی دعا کریں کہ جلسے میں شریک ہونیوالے جلسہ کی برکات سے کما حقہٗ فائدہ اٹھا سکیں حتیٰ کہ جب واپس جائیں تو وہ انسان

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی الاسدی کی وفات پر بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت
(کی طرف سے)
اظہار تعزیت و ہمدردی پر اظہار تشکر

(منجانب مکرم یوسف علی صاحب عرفانی الاسدی و داؤد احمد صاحب عرفانی الاسدی)

قبلہ حضرت والد صاحب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی کی وفات پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو خصوصاً اور جماعت کے بزرگوں اور دوستوں کو عموماً جو صدمہ ہوا ہے۔ اس کو الفاظ میں بیان کرنا تو یقیناً مشکل امر ہے مگر ہم پسماندگان کے لئے یہ امر بڑی تسکین کا موجب ہوا کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے فوراً ایکسپریس تاروں کے ذریعہ سے اپنے قلبی رنج کا اظہار فرمایا۔ اور ہمارے خاندان کے تمام افراد کو پیغام تعزیت اور ہمدردی سے نوازا جس سے ہم تمام افراد خاندان عرفانی الاسدی حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے صدق دل سے ممنون ہیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض دوسرے ممبروں کے خطوط ہماری تسکین کا مزید باعث ہے۔ اس موقعہ پر بزرگانِ سلسلہ عالیہ کے اور دوسرے احباب کے خطوط کثرت سے آئے اور آرہے ہیں۔ جن کا ہم نے فرداً فرداً جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ اسی طرح جو خطوط ابھی آرہے ہیں ان کا جواب بھی حتی الوسع انشاء اللہ دیا جائے گا مگر اس کے باوجود بھی ہم جماعت کے اُن تمام بڑے بڑے اداروں مثلاً صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ مجلس انصار اللہ قادیان و ربوہ۔ تعلیم الاسلام کالج سٹوڈنٹ یونین ربوہ، احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن ربوہ کے خاص طور پر مشکور ہیں۔ انہوں نے حضرت والد صاحب قبلہ کی وفات پر قرارداد کے ذریعہ اظہار تعزیت اور ہمدردی فرمایا۔

علاوہ ازیں ان تمام احباب کا بھی جنہوں نے اپنے تاثرات سے فرداً فرداً اظہار ہمدردی فرمایا ہے دل کی عمیق ترین گہرائیوں سے شکر گذار ہیں۔ نیز اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ اگر کسی خط کا جواب نہ دیا گیا ہو یا جن بزرگوں اور دوستوں کو باوجودیکہ وہ خطوط لکھنا چاہتے ہوں اور ہمارے ایڈریس سے لاعلمی کے باعث نہ لکھ سکے ہوں ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ نیز اُن تمام احباب جنہوں نے کراچی میں مقیم ہمارے خاندان کے ممبروں کو خطوط لکھے ہیں کے بھی شکر گذار ہیں۔

حقیقت الامر

اس میں شک نہیں کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت والد صاحب یعقوب علی عرفانی الاسدی کی وفات پر جو صدمہ محسوس کیا ہے اس کا اندازہ کرنا آسان امر نہیں۔ مگر آپ نے اپنے شفقت بھرے الفاظ سے اور اپنے لطف و کرم سے اس موقع پر ہمارے مجروح دلوں پر ایک سکون بخش مرہم لگایا ہے اس ذرہ نوازی نے ہمارے قلوب پر ایک خوشگوار اثر پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو قوت و توانائی اور صحت کاملہ کے ساتھ طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور تمام خاندان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لمبی لمبی عمریں عطا فرمادے۔ صحت اور تندرستی اور ترقی پہ ترقی عطا فرمادے آمین۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی ہمارے محترم باپ ضرور تھے۔ مگر درحقیقت ان کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت کے لئے پیدا کیا تھا اور انہوں نے الحمد للہ ایک ادنیٰ خادم ہونے کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کرنے کا شرف پایا اس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو نوازا۔ چنانچہ بقول حضرت عرفانی الاسدی کہ:-

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الحکم کے کام سے بڑی مسرت کا اظہار کیا تو اس موقع پر میں (یعنی حضرت یعقوب علی عرفانی نے) سوچا کہ یہ موقع اچھا ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے فوراً عرض کر دیا کہ

"حضور میرے لئے دعا فرمائیں"

حضور نے مسکرا کر فرمایا۔ کہ

"تمہارے لئے تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے دعا کرتے ہیں۔ جس کے لئے اللہ کے فرشتے دعا کریں اس کو اور کیا چاہیئے!"

غرض حضرت والد صاحب نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے اس مامور اور دنیا کے اس جلیل القدر انسان کے قدموں پر نچھاور کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی خدمات کو قبول فرمایا اور انہیں سلسلہ عالیہ کی خدمت کا موقع عطا فرمایا۔

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جاں بخش اور عطر بیز نورانی صحبتوں نے اُن کو قرآن کا علم عطا کیا۔ اور انہوں نے قرآن کی خدمت کی اللہ کی مخلوق کی بغیر کسی مذہبی امتیاز کا لحاظ کرتے ہوئے خدمت کی یہی ان کی پیدائش کی غرض تھی۔ یہی اُن کی زندگی کا مقصد تھا۔ جسے انہوں نے اللہ کی منشاء کو پورا کرنے کی اللہ ہی سے توفیق پائی تھی۔ بالآخر وہ اپنا کام پورا کر کے اپنے مولیٰ کے حکم پر لبیک کہہ کر رخصت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کل من علیھا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

یوسف علی عرفانی الاسدی ۲۷/۴م ماسٹرز روڈ بمبئی نمبر ۳۔ داؤد احمد عرفانی الاسدی انتظم جاہی ملز ورنگل دکن۔

سلسلہ کے دو جلیل القدر بزرگوں کی وفات
جماعتہائے احمدیہ کا اظہار تعزیت

ماہ دسمبر میں جماعت کے دو جلیل القدر بزرگ ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ یعنی ۵ر دسمبر کو حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی اپنے مالک حقیقی کے پاس جا پہنچے اور ۱۳ر دسمبر کو جناب ملک عبدالرحمان صاحب خادم امیر جماعت احمدیہ گجرات نے داغ مفارقت دے گئے۔ اس قلیل مدت میں ہر دو بزرگان کی جدائی جماعت کے لئے ایک عظیم صدمہ ہے۔ جس پر مختلف جماعتوں نے اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے تعزیتی قرار دادیں بغرض اشاعت ارسال کی ہیں جنہیں مرحومین کے ذکر خیر کے طور پر شائع کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

(۱) منجانب جماعت احمدیہ جموں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ کی وفات پر جماعت احمدیہ جموں حد درجہ رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ مرحوم نے سلسلہ حقہ کی جو گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں وہ اس قابل ہیں۔ کہ جماعت کے جملہ افراد کے قلوب میں دیر تک اُن کی یاد رہے اللہ تعالیٰ ہمیں اور آنے والی نسلوں کو آپ کے نیک نمونہ پہ عمل کرنے کی توفیق دے۔ اور مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(۲) منجانب جماعت احمدیہ بھاگلپور

احمدیت کے صحابی اول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی زمانہ کے مقرب صحابی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات حسرت آیات پڑھ کر جماعت کو سخت صدمہ ہوا۔ جماعت احمدیہ بھاگلپور اور جماعت احمدیہ برہ پورہ نے آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عرفانی الاسدی کے درجات بلند فرمائے۔ اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

(۳) منجانب مالابار احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن قادیان

(۱) مالابار احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کو اس اطلاع سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم اور مخلص صحابی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سکندر آباد میں وفات پا گئے ہیں دلی رنج اور افسوس ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت عرفانی صاحب کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم صحابی ہونے اور بعد صحافتی لائن اختیار کرنے کی وجہ سے سلسلہ کی ابتدائی تاریخ محفوظ کرنے میں بہت بلند مقام حاصل ہے۔

مالابار احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن قادیان آپ کی وفات کو ایک عظیم قومی صدمہ یقین کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم مغفور کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور آپ کی وفات نے جماعت میں جو خلا پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کے پر کرنے کا سامان کرے۔

(۲) مالابار احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن قادیان کو اسی (باقی صفحہ پر)

خادم صاحب بھی خدا کو پیارے ہوئے

بعض اور بزرگوں کا بھی ذکرِ خیر

وکل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

لاہور سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ محترم ملک عبد الرحمن صاحب خادم جو کئی ماہ سے میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھے، وفات پا گئے ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

گزشتہ چند دنوں سے ملک صاحب موصوف کی صحت کے متعلق اچھی اطلاع آ رہی تھی بلکہ قریباً شفا ہو چکی تھی۔ کہ اس کے بعد جیسا کہ معلوم ہوا ہے دل کی بیماری کا حملہ ہوا۔ اور خادم صاحب خدا کو پیارے ہو گئے۔ خادم صاحب کی عمر ابھی غالباً پچاس سال سے بھی کم تھی۔ گویا جوان ہی تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ اور ان کے پسماندگان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ خادم صاحب کے والد محترم حضرت برکت علی خاں صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور ابھی چند سال ہی ہوئے ہیں کہ انہوں نے وفات پائی۔ اور ربوہ میں دفن ہوئے۔ خادم صاحب مرحوم ایک بہادر مردِ مجاہد تھے۔ اور جب سے انہوں نے ہوش سنبھالا تقریری اور تحریری تبلیغ کے میدان میں صفِ اول میں رہے اور مخالفوں کے مقابل پر گویا ایک برہنہ تلوار تھے۔ اور عقائد صحیحہ میں ان کا قدم ہمیشہ ایک مضبوط چٹان پر قائم رہا اور اندرونی اور بیرونی مخالفت نے ان کے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہیں آنے دی۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ

فضل اللّٰہ المجاھدین علی القاعدین درجۃً

یعنی ہم نے دین کے رستہ میں جہاد کرنے والوں کو غیر مجاہد مومنوں پر بھاری امتیاز اور بھاری درجہ عطا کیا ہے۔ اس لئے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ خادم صاحب مرحوم کو اپنی جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے گا۔ مذہبی مباحثات کے میدان میں خادم صاحب کا وجود گویا حوالہ جات کا ایک وسیع خزانہ تھا۔ اور ان کی تصنیف "احمدیہ پاکٹ بک" ہمیشہ یادگاری تصنیف رہے گی۔ اسی طرح ۱۹۵۳ء کے تحقیقاتی کمیشن میں اور اس کے بعد گزشتہ فتنہ کے تعلق میں بھی خادم صاحب کی خدمات بہت قابلِ قدر تھیں۔ اور مناظرہ کے میدان میں تو وہ ایک بہادر شیر تھے۔ جو کسی مخالف طاقت سے مرعوب نہیں ہوتے تھے بلکہ حق کی تائید میں انہیں اس درجہ خدا پر بھروسہ تھا کہ گھبراہٹ تو دور کی بات ہے۔ وہ اپنی حاضر جوابی اور لطائف سے مجلس مناظرہ میں بھی شگفتگی پیدا کر دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بیوی بچوں اور دیگر عزیزوں کو جو ان کے نقشِ قدم پر ہیں اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے۔ اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کے بھٹکے ہوئے عزیزوں کو بھی ہدایت فرمائے۔ آمین۔

جیسا کہ میں نے حضرت عرفانی مرحوم کی وفات پر نوٹ لکھتے ہوئے ذکر کیا تھا سال ۱۹۵۷ء میں ہمیں بہت سے بزرگوں اور دوستوں کی جدائی کا صدمہ برداشت کرنا پڑا ہے۔ بلکہ عرفانی صاحب کے بعد بھی تین اور ممتاز بزرگ اور دوست بھی ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ عرفانی صاحب کی وفات کے دو دن بعد حضرت سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب نے کراچی میں وفات پائی۔ سیٹھ صاحب مرحوم بہت مخلص اور پُر جوش اخلاص والے بزرگ تھے۔ جنہوں نے اوائل زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا۔ اور پھر سارا زمانہ بڑی وفاداری اور محبت اور اخلاص اور نیکی میں گزارا۔ اس کے بعد عین جلسہ کے ایام میں محترم شیخ عبد الحق صاحب سابق نائب ناظر ضیافت کی وفات ہوئی۔ شیخ صاحب مرحوم ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ اور بہت مخلص اور فدائی رنگ میں رنگین محبت کرنے والے بزرگ تھے۔ جن کے ذریعہ ضلع گورداسپور میں کثیر التعداد لوگ احمدیت کے نور سے منور ہوئے۔ اور اب سال کے آخری دن میں ہمیں محترم خادم صاحب نے داغِ جدائی دیا ہے۔ و

کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

اس جگہ مجھے دلی افسوس کے ساتھ اپنی ایک فروگذاشت کا ذکر کرنا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جو نوٹ میں نے حضرت عرفانی صاحب کی وفات پر لکھا تھا۔ اس میں ایک محترم بزرگ حضرت مولوی علی احمد صاحب بھاگلپوری کا ذکر کرنا بھول گیا۔ حضرت مولوی صاحب مرحوم بھی سلسلہ کے قدیم بزرگوں میں سے تھے۔ اور نہایت درجہ مخلص اور نیک ہونے کے علاوہ بہت ستر کا اور بزرگ تھے۔ جنہوں نے ابتدائی زمانہ میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کیا۔ اور پھر اس روحانی تعلق کو آخر تک بڑی وفاداری کے ساتھ نبھایا اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے اخلاص کو اس رنگ میں نوازا۔ کہ اولاً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ایک عزیزہ خاتون حضرت سیدہ ام رفیع احمد مرحومہ کو اپنی رفیقۂ حیات کے طور پر چنا اور اس کے بعد حضرت مولوی صاحب مرحوم کے فرزند عزیز میاں عبد الرحیم احمد کو اپنی دامادی میں قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب مرنے والے بزرگوں اور دوستوں کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور جماعت کے نوجوانوں کو ان کا علمی اور روحانی ورثہ عطا فرمائے۔ تاکہ جماعت میں کسی قسم کا رخنہ نہ پیدا ہونے پائے۔

۱۹۵۷ء میں جماعت میں طبعی طریق پر موتیں تو بہت سے دوستوں کی ہوئی ہیں۔ مگر یہ آٹھ اموات جن کا میں نے حضرت عرفانی والے نوٹ اور پھر موجودہ نوٹ میں ذکر کیا ہے ایسی موتیں ہیں کہ اگر ان کی وجہ سے اس سال کو عام الحزن کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ دعا کے خیال سے میں ان بزرگوں کے نام پھر دہراتا ہوں۔ تاکہ دوست ان کا روحانی ورثہ پانے کی طرف متوجہ رہیں۔ اور ان کے لئے اور ان کے پسماندگان کے لئے دعائیں بھی کریں۔ یقیناً جو شخص اپنے بزرگوں کو دعاؤں میں یاد رکھتا۔ اور ان کے نقشِ قدم پر چلتا ہے۔ اور ان کی وفات کی وجہ سے کوئی خلا نہیں پیدا ہونے دیتا۔ وہ نہ صرف اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت کا وارث بنتا ہے بلکہ جماعت کی بھی ایک اعلیٰ درجہ کی خدمت بجا لاتا اور اس کی مسلسل ترقی کا راستہ کھولتا ہے۔ بہرحال ۱۹۵۷ء میں وفات پانے والے بزرگوں اور ممتاز دوستوں کے نام یہ ہیں:-

(۱) حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔

(۲) حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب

(۳) حضرت مولوی علی احمد صاحب بھاگلپوری

(۴) حضرت بھائی چودھری عبد الرحیم صاحب

(۵) حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

(۶) حضرت سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب

(۷) مکرم و محترم شیخ عبد الحق صاحب اور

(۸) محترم ملک عبد الرحمن صاحب خادم رضی اللّٰہ عنھم اجمعین وادخلھم فی اعلیٰ علیین

اسی طرح تمام دوسرے مرنے والے بھائیوں کو بھی اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ ہونے دے۔

آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار:- مرزا بشیر احمد ربوہ
۳۱ر دسمبر ۱۹۵۷ء

تعمیر مساجد میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی ضرورت ہے

پیشتر ازیں بیرونی ممالک میں تعمیر مساجد کے چندہ بابت مدینہ کے لئے احباب جماعت کو توجہ دلائی جا چکی ہے۔ اور مساجد کی تعمیر کے متعلق سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض مالیہ خطبات سے بھی احباب جماعت کو اس بابرکت اور عظیم الشان کام کی اہمیت کا احساس ہو چکا ہوگا۔

حال ہی میں تعمیر مسجد جرمنی کی مد میں مکرم حاجی عبد القدوس صاحب آف شاہجہانپور کی طرف سے مبلغ ڈیڑھ صد روپیہ کی رقم وصول ہوئی ہے۔ جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس نیکی کو قبول فرمائے۔ اور دیگر احباب جماعت کو بھی زیادہ سے زیادہ مساجد فنڈ میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ محترم حاجی صاحب کی صحت کافی عرصہ سے خراب چلی آ رہی ہے۔ ان کی کامل شفایابی کیلئے احباب دعا فرمائیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے

اجتماعی دعائیں اور صدقات

(۲)

بے پورا حضرت امیرالمومنین کی صحت اور عافیت کے لئے دعائیں کرنا ہمارا فرض ہے ایک بکرا صدقہ بھی کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کا مبارک سایہ ہم پر دیر تک رکھے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم حضور کے فرمانے کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رضا پر چلنے والے ہوں۔ آمین

بھدرک راڑیسہ) اجتماعی اور انفرادی دعائیں جاری ہے۔ صدقہ کے لئے ایک بکرا ذبح کیا جا رہا ہے۔

بجوپورہ ضلع سہارنپور حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری ہیں۔ صدقہ کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نافع وجود کو اسلام کے احیاء کے لئے تادیر سلامت رکھے۔ اور جماعت کو حضور کی ہدایات پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

کیا بنولہ جمعہ میں اجتماعی دعا کی جا رہی ہے اور صدقہ بھی دیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت صاحب کو کامل صحت اور عمر دراز کرے۔ آمین۔

کٹک اطلاع سننے پر احباب جماعت نے اجتماعی طور پر دعا کی اور حسب توفیق صدقہ بھی دیا اللہ تعالیٰ حضور کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین۔

مدراس احباب جماعت میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعا کرنے کی تحریک کی گئی۔ صدقہ کی تحریک پر مبلغ ۲۹/- روپے نقد جمع ہو گیا۔

ہبلی احباب جماعت نے حسب توفیق اپنے پیارے امام کے لئے اناج اور نقدی کی صورت میں صدقہ دیا اور دعاؤں کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

کرڈاپلی حضور کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا اجتماعی دعا بھی جاری ہے خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔

مرکرا حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے تمام افراد جماعت دعا کرتے ہیں۔ مقامی جماعت کی طرف سے مبلغ ۲۵/- روپے صدقہ کے لئے محاسب کے نام ارسال کر دیئے ہیں۔

چک امیر راج کشمیر حضور کے لئے ہمیشہ دعائیں کی جاتی ہیں۔ لیکن تازہ اطلاع ملنے کے بعد خصوصیت سے دعائیں کی جاتی ہیں۔ اور صدقہ کی بھی تحریک کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

پینگاڈی احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ اور حسب توفیق کچھ رقم جمع کر کے غرباء اور مساکین پر تقسیم کر دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

بھاگلپور سٹی حضرت اقدس کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے مقامی جماعت کی طرف سے اجتماعی دعا کے علاوہ ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

سونگھڑا اطلاع ملنے پر ملحقہ کی جماعتوں نے علاوہ اجتماعی دعاؤں کے صدقہ کے بکرے ذبح کئے۔ بعدہٗ چاول اور نقدی کے ساتھ غرباء کی امداد کی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

(ناظر اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ریزولیوشن مالابار سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن احمدیہ

اطلاع ہے کہ جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی امیر جماعت احمدیہ گجرات وفات پا گئے ہیں دلی رنج و افسوس ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جناب خادم صاحب مرحوم ومغفور سلسلہ کے ایک نہایت قیمتی وجود تھے جن کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "خالد" کا قابل فخر نام دیا تھا۔ مرحوم ومغفور کی خدمات سلسلہ کے لئے نمونہ کی تھیں۔ بالخصوص آپ کی مناظرانہ قابلیت اور سلسلہ کی بے لوث خدمت کا جذبہ قابل تقلید ہے۔ مالابار احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن قادیان آپ کی وفات کو ایک عظیم قومی صدمہ سمجھتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پر فائز کرے۔ اور آپ کے پسماندگان اور جماعت کا حافظ وناصر ہو۔

(زین العابدین انور سیکرٹری مالابار سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن قادیان)

وعدہ ہائے تحریک جدید کی سو فیصدی ادائیگی کرنیوالے احباب

جن احباب جماعت کی طرف سے نئے سال کے وعدوں کی ادائیگی کی جا چکی ہے فہرست ذیل میں بغرض دعا شائع کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کی قربانی کو قبول فرمائے۔ اور ان کو اپنے فضلوں سے نوازے

سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے تحریک جدید کے دفتر اول سال ۲۳ اور دفتر دوم سال ۱۳ کا اعلان فرمانے پر دو ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اب تک جملہ احباب جماعت کی طرف سے وعدوں کی اطلاعات مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے تھیں لیکن جو وعدے دفتر میں ریکارڈ ہو چکے ہیں ان کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تقریباً ۵۰ فی صدی وعدوں کی اطلاعات آنی باقی ہیں۔ لہٰذا جن احباب اور جماعتوں کی طرف سے تا حال نئے سال کے وعدے نہیں بھجوائے گئے اُن کو چاہیئے کہ جلد از جلد بقیہ احباب کے وعدے حاصل کر کے مرکز میں اطلاع دیں تا کہ ماہ جنوری کے آخر تک تمام وعدے مرکز میں پہنچ جائیں۔ اور اُن کی مجموعی رپورٹ سیدنا حضرت اقدس کے حضور پیش کی جا سکے۔ اب تک جن دوستوں کے وعدوں کی اطلاع مرکز میں پہنچ گئی ہے اُن کی اسماء وار فہرست حضور کی خدمت میں بغرض اطلاع اور دعا پیش کی جا چکی ہے

نیز جو احباب اپنے وعدوں کی نقد ادائیگی فرما سکیں اُن کو چاہیئے کہ میعاد کی آخری تاریخ تک کا انتظار نہ کریں۔ بلکہ اولین وقت میں ادائیگی کر کے سابقون الاولون میں شامل ہوں۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

مجاہدین تحریک جدید دفتر اول سال ۲۲ ۳۱ر دسمبر ۱۹۵۶ء تک سو فیصدی ادائیگی کرنے والوں کی فہرست نمبر ۲

نام	رقم
مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل قادیان	۹۴ر۵۰
" چوہدری محمد طفیل صاحب "	۹۲/-
" ڈاکٹر عطاء الدین صاحب	۵ر۷۵
" حاجی فضل احمد صاحب کپورتھلوی	۶ر۲۱
" گیانی بشیر احمد صاحب قادیان	۵/-
اہلیہ مستری ہدایت اللہ صاحب قادیان	۶۵ر۷۵
والد اہلیہ " " "	۵/۳۷
بچے " " " "	۵/۳۷
مکرم سید صدیق امیر علی صاحب منگلور	۲۸۳ر۵۰
اہلیہ صاحبہ " " "	۲۱۷ر۵۰

مجاہدین تحریک جدید دفتر دوم سال ۱۲ ۳۱ر دسمبر ۱۹۵۶ء تک سو فیصدی ادائیگی کرنے والوں کی فہرست نمبر ۲

نام	رقم
مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب قادیان	۱۵۱ر۰۰
اہلیہ صاحبہ " " "	۹۶ر۰۰
اہلیہ مرحومہ مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل	۱۰ر۰۰
سیدہ امۃ الکریم بیگم صاحبہ	۵ر۰۱
مکرم مولوی عبدالحق صاحب	۱۲ر۲۵
" " منظور احمد صاحب گنگوہی	۹ر۵۰
" بشیر احمد صاحب کالا افغاناں	۵ر۷۵
اہلیہ وبچگان	۲ر۰۷
" مولوی عطاء اللہ صاحب	۱۱ر۰۰
" عارف الدین صاحب حیدرآبادی	۵ر۰۰
" بھائی محمد عبداللہ صاحب	۵ر۵۷
" صوفی علی محمد صاحب مخدور	۵ر۲۵
اہلیہ صاحبہ دین محمد صاحب	۵ر۲۱
اہلیہ عمرالدین صاحب	۵ر۳۷
" مظہر احمد چالی صاحب رانچی	۲۵ر۰۰
اہلیہ صاحبہ " "	۵ر۰۰
بچگان	۵ر۰۰
" حضرت منڈا سکھر ہبلی	۶ر۲۵
" سید غوث میاں صاحب "	۶ر۰۰
" بچگان صدیق امیر علی صاحب منگلور	۴۹ر۵۰

نام	رقم
مکرم احمد حسین صاحب	۶ر۰۰
" سید علی صاحب	۴ر۰۰
" مستری غلام رسول صاحب	۲۲ر۰۰

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم پروفیسر اختر احمد صاحب پٹنہ میں شدید طور پر بیمار ہیں۔ محترم پروفیسر صاحب جماعت کے ایک قیمتی وجود ہیں سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ بڑے اخلاص سے حصہ لینے والے ہیں جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اُن کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار عبدالحمید عاجز ناظر بیت المال قادیان)

(۲) میرے خسر صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ درویشان قادیان اور قارئین بدر سے اُن کی کامل شفایابی کے لئے نہایت عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(خادم شیخ بی اسمٰعیل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جمو بھنڈار)

بدظنی ــــ ایک روحی بیماری

(از مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ مقیم کلکتہ)

عام طور پر گناہ کی دو قسمیں بیان کی جاتی ہیں (۱) صغیرہ (۲) کبیرہ۔ مگر حق یہ ہے کہ ان کی بے شمار قسمیں ہیں۔ جن میں سے بعض ایسی ہیں کہ خطرناک گناہ ہونے کے باوجود سطحی نظر سے ایک خوبی معلوم ہوتی ہیں۔ چنانچہ بدظنی اور بدگمانی ہی کو لے لیجئے۔ جو شخص اس میں مبتلا ہوتا ہے وہ ہرگز نہیں سمجھتا کہ وہ کسی بدی کا ارتکاب کر رہا ہے۔ بلکہ اپنے تئیں بڑا قیافہ شناس خیال کرتا ہے۔ اور اپنی رائے کو جو سراسر بدگمانی پر مبنی ہوتی ہے اپنی بیدار مغزی اور ہوشیاری قرار دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اس گناہ سے بچنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ اس میں اور زیادہ [illegible] رہتا ہے۔

اگرچہ موجودہ زمانہ میں تقریباً ہر گناہ کا فلسفہ ایجاد کر لیا گیا ہے۔ اور گنہگار اپنے گناہ پر نادم ہونے کی بجائے اس پر گونہ فخر محسوس کرتا ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ اپنی پرائیویٹ مجالس میں فخریہ اس کا اظہار [illegible] تاہم ظاہری گناہ کا ارتکاب کرنے والا تو قدرے شرم کا احساس رکھتا بھی ہے مگر باطنی گناہ کا مرتکب تو سرے سے اپنے گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھتا اس لئے اس کی اصلاح نسبتاً زیادہ مشکل ہوتی ہے۔

ظاہر ہے کہ مکمل اصلاح کے لئے ظاہری اور باطنی دونو قسم کے گناہوں کا سدِ باب ضروری ہے۔ کیونکہ انسان نام ہے جسم اور روح کے مجموعے کا۔ نہ تنہا جسم کو انسان کہتے ہیں۔ اور نہ صرف روح کو۔ لہذا انسانیت کی حفاظت کے لئے جسم اور روح دونوں کا خیال رکھنا اور ان کی حفاظت کرنا لازمی ہے اگر ان دونوں میں سے کوئی چیز خراب ہو جائے یعنی جسم بیمار ہو جائے یا روح علیل ہو جائے۔ تو اس کے علاج سے غفلت برتنا بڑی نادانی ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان جسمانی یا روحانی موت کا شکار ہو جاتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ انسان ہمیشہ چوکنا رہے اور جونہی جسمانی یا روحانی بیماری دامنگیر ہوتی نظر آئے فوراً اس کے علاج کی تدبیر کرے کیونکہ شروع شروع میں کسی بیماری پر قابو پا لینا آسان ہے لیکن اگر وہ جڑ پکڑ جائے اور انسان کے رگ و ریشہ میں رچ جائے تو پھر اس کے پنجے سے رہائی حاصل کرنا سخت مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

اگرچہ اوپر جسمانی اور روحانی بیماریوں کا ذکر ہو گیا لیکن یہ صرف ایک ہی خوفناک باطنی بیماری کا ذکر مقصود ہے۔ جس طرح روح نظر نہیں آتی۔ اسی طرح اس کی بیماری کا آسانی کے ساتھ پتہ نہیں چلتا۔ کیونکہ شیطان ایسی ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ انسان پر حملہ کرتا ہے کہ کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "یجری الشیطان من الانسان مجری الدم" اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ انسانی جسم میں جو خون دورہ کرتا ہے وہ ریل گاڑی کی طرح تیز دوڑتا ہے لیکن ایسی روانی اور خاموشی کے ساتھ کہ نہ کوئی آہٹ سنائی دیتی ہے نہ جھٹکو لگتا ہے اور نہ کسی اور رنگ میں پتہ چلتا ہے اسی طرح شیطان بھی ایسی خاموشی کے ساتھ انسان کے اندر داخل ہو کر اس پر قبضہ جما لیتا ہے کہ اُسے محسوس بھی نہیں ہوتا کہ وہ شیطان کے قابو میں آگیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ روحی یا روحانی بیماریوں کا علاج جسمانی بیماریوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ بھلا جب مرض نظر نہ آئے اور مریض یہ تسلیم نہ کرے کہ وہ بیمار ہے تو اس کا علاج کیونکر ہو اور اُسے صحت و تندرستی کیسے حاصل ہو۔ ایسے بیمار کی تو یہ حالت ہے کہ اگر کوئی اس کا دوا دارو بھی کرنا چاہے تو وہ اس کا جانی دشمن ہو جاتا ہے

قرآن مجید میں دو درجن کے قریب نبیوں اور رسولوں کا ذکر آیا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ ان کے روحانی بیمار جن کو کافر کہا جاتا ہے۔ ان نبیوں سے اس قدر ناراض تھے کہ ان کا خون پی جانا چاہتے تھے۔ اس سے ظاہر ہے کہ روح کی بیماری جسم کی بیماری کے مقابلہ میں زیادہ مہلک اور خطرناک ہوتی ہے۔ کیونکہ ظاہری بیمار تو اپنے طبیب اور ڈاکٹر کا شکر گذار ہوتا ہے۔ لیکن روحانی بیمار اپنے ہمدردوں اور خیر خواہوں کا ممنون اور احسان مند تو کیا۔ الٹا ان کی عزت و آبرو اور جان و مال کا دشمن بن جاتا ہے۔

یہی حال بدظنی اور بدگمانی کا ہے کہ جب یہ بیماری کسی کے اندر داخل ہو جائے تو اس کی روح زندہ درگور ہو جاتی ہے۔ اور یہ مہلک مرض اس کے دین و ایمان کو دیمک کی طرح چاٹ جاتا ہے یہ بھائی کو بھائی سے ماں کو بیٹی سے بیٹے کو باپ سے اور دوست کو دوست سے جدا کر کے انہیں ایک دوسرے کا بدخواہ اور دشمن بنا دیتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ انسان کے باغ و بہار کو لوٹ لیتی اور اس کے شاد و آباد ماحول کو ویرانہ بنا دیتی ہے

اگر کسی کو اس بیان میں شک ہو تو وہ ایک سچا تاریخی واقعہ سن لے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ وہاں یہودیوں کے تین قبیلے آباد ہیں۔ جو بڑا اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔ آپ نے جلد ہی اہل مدینہ کے ساتھ ایک معاہدہ کر لیا۔ جس کا مفاد یہ تھا کہ ہم سب مل جل کر مہر و محبت سے رہیں گے اور ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔

اس عہد نامہ کے بعد یہودیوں کے دو قبیلوں کو تو بہت جلد اپنی غداری اور بیوفائی کی وجہ سے جلا وطن ہونا پڑا۔ مگر ایک قبیلہ جو بنو قریظہ کے نام سے مشہور تھا جنگ احزاب تک تو کسی نہ کسی طرح نباہ کرتا رہا۔ لیکن جب تمام عرب مدینہ پر چڑھ آیا اور مسلمانوں نے شہر کے ارد گرد خندق کھود کر اپنی جان بچائی تھی اور اس وقت یہودیوں سے کہا کہ اپنے وعدہ کے مطابق وہ بھی مسلمانوں کے ساتھ ہو کر دشمن کا مقابلہ کریں تو انہوں نے ٹکا سا جواب دیا۔ اور قلعہ بند ہو کر بیٹھ گئے۔ نہ صرف یہی بلکہ ان غداروں نے یہ بھی کوشش کی کہ جہاں مسلمان عورتیں اور بچے بہ حفاظت رکھے گئے تھے۔ وہاں جائیں اور حملہ کر کے انہیں موت کے گھاٹ اتار دیں۔

اگرچہ حالات سخت نازک اور خطرناک تھے۔ کیونکہ اندر اور باہر دشمن ہی دشمن بکھرے ہوئے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ محاصرہ اُٹھ گیا اور دشمن گھیرا چھوڑ کر واپس چلے گئے اور مسلمانوں کی جان میں جان آئی۔ عام لوگوں نے سمجھا کہ بلا ٹل گئی مگر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیرونی دشمن تو بے شک نامراد لوٹ گیا۔ لیکن اندرونی دشمن کی سرکوبی ضروری ہے چنانچہ آنحضرت صلعم نے یہودیوں کے قلعہ کو گھیر لیا۔ اور فرمایا کہ چونکہ تم لوگوں نے نہایت ہی نازک وقت میں بدعہدی کی ہے۔ اس لئے تمہیں واجبی سزا ضرور دی جائے گی چونکہ یہودیوں کی قلعہ بندی بہت مضبوط تھی اس لئے ان پر حملہ تو نہیں ہو سکتا تھا۔ البتہ چاروں طرف سے قلعہ کو گھیر لیا گیا تاکہ نہ کوئی اندر جا سکے اور نہ باہر آ سکے۔

جب یہودی اس محاصرہ سے تنگ آ گئے تو انہوں نے حضرت رسول کریم صلعم کو کہلا بھیجا کہ ہم اس تنازعہ میں حضرت سعد رضہ کی ثالثی پر راضی ہیں۔ چونکہ آنحضرت صلعم خواہ مخواہ لڑنا نہیں چاہتے تھے۔ اس لئے آپ نے یہودیوں کی بات فوراً مان لی۔ اور حضرت سعد رضہ کو بلا بھیجا کہ موقعہ پر پہنچ کر تصفیہ کر دیں۔

حضرت سعد رضہ مدینہ کے رہنے والے تھے اور اگرچہ وہ پکے اور کھرے مسلمان تھے لیکن یہودیوں نے خیال کیا کہ وہ کچھ لحاظ کریں گے اور نسبتاً نرم فیصلہ کریں گے۔ مگر رحمۃ للعالمین پر بدگمانی کی کہ آپ کا فیصلہ سخت ہوگا۔

حضرت سعد رضہ ان دنوں بیمار تھے۔ اس لئے چارپائی پر لیٹے لیٹے تشریف لائے۔ آپ نے مسلمانوں سے بھی اور یہودیوں سے بھی پختہ وعدہ لے لیا کہ ان کے فیصلہ میں کوئی ادل بدل نہ کیا جائے گا۔ چنانچہ سب نے قول دیا کہ ان کے فیصلہ میں کوئی رد و بدل نہ کیا جائے گا۔

اس کے بعد حضرت سعد رضہ نے فرمایا کہ چونکہ یہودی بار بار عہد شکنی کر چکے ہیں اور ہر موقع پر غداری اور بے وفائی کے مرتکب ہو چکے ہیں اس لئے میں فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے تمام جوان جو لڑنے کے قابل ہیں قتل کر دیئے جائیں اور ان [illegible] بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کو جلا وطن کر دیا [illegible]

اس فیصلہ [illegible] حضرت رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ یہودیوں کی بدنصیبی ہے کہ انہوں نے مجھ پر بدظنی اور بدگمانی کی۔ ورنہ اگر یہ لوگ میرے فیصلہ پر راضی ہو جاتے تو بخدا میرا فیصلہ سعد رضہ کے فیصلہ سے یقیناً نرم ہوتا۔

یہ ایک سچا تاریخی واقعہ ہے جس سے ظاہر ہے کہ بدگمانی اور بدظنی کی بیماری بے حد خطرناک اور تباہ کن مرض ہے۔ اللہ تعالیٰ بچائے۔ آمین ثم آمین۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے ؎

بدگمانی نے تمہیں مجنون و اندھا کر دیا
ورنہ تھے میری صداقت پر براہین بیشمار

یعنی میری مخالفت کرنے والے بدگمانی کا شکار ہو گئے اور بدظنی نے ان کے ہوش و حواس کھو دیئے اور وہ مجھے جھوٹا سمجھ کر میرے دشمن بن گئے ورنہ اگر وہ نیک گمان کرتے اور مجھ سے ملتے، میرے پاس آتے اور صلح و صفائی اور حسن ظنی سے کام لے کر مجھ سے حالات دریافت کرتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ میں واقعی خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں اور مجھ پر ایمان لانا ضروری ہے۔

القصہ دنیا کے اکثر و بیشتر فسادات کی جڑ یہی بدظنی اور بدگمانی ہے۔ کیونکہ جو شخص اس میں مبتلا ہو جاتا ہے وہ بات کا بتنگڑ اور پر دن کی ڈاریں بنانے لگتا ہے۔ اور پھر اس کو کچھ سجھائی نہیں دیتا۔ پس یاد رکھنا چاہیئے کہ بدظنی اور بدگمانی بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان کا دین و دنیا سب کچھ برباد ہو جاتا ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بیماری سے بچائے اور حسن ظنی اور نیک گمان کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ولادتیں خاکسار کے داماد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب لنگر درویش قادیان اور مولوی مرزا خورشید احمد بیگ صاحب مدرس سیکرٹری مال جماعت احمدیہ [illegible] دونوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لڑکے عطا فرمائے ہیں

نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کے زیر اہتمام

تقسیم و ترسیل لٹریچر کا کام

(بابت ماہ دسمبر ۱۹۵۷ء)

قرآن کریم میں بیان فرمودہ پیشگوئی "واذا الصحف نشرت" جس شان کے ساتھ اس زمانہ میں پوری ہو رہی ہے۔ اس جگہ اس کی تشریح کی چنداں ضرورت نہیں۔ درحقیقت اپنی بات کو دوسروں تک بہترین رنگ میں پہنچانے کے لئے فی زمانہ نشر و اشاعت سے بڑھ کر موثر ذریعہ نہیں۔ چنانچہ حضرت امام الزمان مسیح دوران علیہ الصلوٰۃ و السلام نے بالہام الٰہی اس کی طرف خاص توجہ فرمائی۔ بلکہ جس الٰہی کارخانہ کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ رکھی اُس کی پہلی دو شاخیں لٹریچر کی تصنیف اور اشاعت ہی بیان فرمائی ہے جیسا کہ حضور نے فرمایا:-

"چنانچہ منجملہ ان شاخوں کے ایک شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا ہے۔ اور وہ معارف و حقائق سکھلائے گئے جو انسان کی طاقت سے نہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ اور انسانی تکلف سے نہیں بلکہ روح القدس کی تعلیم سے مشکلات حل کر دیئے گئے۔

دوسری شاخ اس کارخانہ کی اشتہارات جاری کرنے کا سلسلہ ہے جو بحکم الٰہی اتمام حجت کی غرض سے جاری ہے۔" (فتح اسلام)

صیغہ نشر و اشاعت اس کام کو سر انجام دے رہا ہے۔ اسی صیغہ کے ماتحت پیش آمدہ ضرورت کے مطابق لٹریچر تیار کیا جاتا ہے۔ مگر یہ بہت بڑا کام احباب کے غیر معمولی تعاون کا محتاج ہے۔ جس کے لئے اگر ہر چندہ دینے والا دوست ہر ماہ ایک معین رقم صرف نشر و اشاعت کے لئے اپنے ذمہ لے لے۔ اور پھر از خود ہی بالالتزام اس کی ادائیگی کا اہتمام کرے تو اس کام کو زیادہ وسیع کیا جا سکتا ہے اور اس آسمانی پیغام کو زیادہ موثر طریق پر زیر تبلیغ افراد تک پہنچایا جا سکتا ہے۔

بہرحال جہاں تک نظارت کے دائرہ اختیار کی بات ہے، وہ اپنی طرف سے پوری کوشش صرف کر رہی ہے۔ چنانچہ شائع شدہ لٹریچر میں سے جو دوست قیمتاً طلب کرتے ہیں، ان کو قیمتاً مہیا کیا جاتا ہے۔ جو دوست صرف ڈاک خرچ برداشت کر کے مفت لٹریچر کے طلبگار رہتے ہیں۔ ان کو مفت لٹریچر بھجوایا جاتا ہے۔ لیکن جو افراد اور جماعتیں ایسا بھی نہیں کر سکتے۔ انہیں مرکزی اخراجات پر مفت لٹریچر روانہ کیا جاتا ہے۔ ان سہولتوں کے باوجود بھی اگر کوئی جماعت یا فرد ایسے زریں موقعہ سے فائدہ نہ اُٹھا سکے تو یہ اس کی اپنی سستی ہے۔

ذیل میں ماہ دسمبر ۱۹۵۷ء میں تقسیم شدہ لٹریچر کے متعلق گوشوارہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس ماہ میں ۱۳۶۹ ٹریکٹ و رسالہ جات احباب کو بھجوائے گئے۔ تفصیل ذیل میں درج ہے:-

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

نام	تعداد	نام	تعداد
پیغام صلح اردو	۲۹	سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام انگریزی	۹
" ہندی	۲۷	محامد خاتم النبیین	۴
" انگلش	۳۴	سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انگریزی	۱۳
آسمانی تحفہ ہندی	۷۴	خصوصیات قرآن "	۹
دیا بھارا کرشن "	۶۲	میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں انگریزی	۲۶
کرشن اوتار "	۲۲	اس زمانہ کے امام کو ماننا ضروری ہے	۲۱
آسمانی تحفہ اردو	۸۴	اس زمانہ کے خلیفہ اور مجدد کو پہچانو	۲۱
" گورمکھی	۲۸	احمدی مسلمان ہیں	۲۷
چونویں لیکچر "	۴۵	خاتم النبیین کے بہترین معنے	۲۱
احمدیہ موومنٹ	۵۳	خلافت ثانیہ کا قیام	۲
تحریک احمدیت اردو	۸۵	حکومت وقت اور جماعت احمدیہ	۱
تناسخ و آواگون	۱۲	اسلامی عبادات (ہندی)	۱
احمدیت کیا ہے	۲۷۳	تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک	۱۵
حقیقی اسلام (جدید کتابچہ)	۱۵۲	اسلام اور اشتراکیت اردو	۲
" " پمفلٹ	۱۸	عقائد و تعلیمات	۱
وفات مسیح پر علمائے مصر کا فتویٰ	۲۲	اسلامی اصول کی فلاسفی انگریزی	۵
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اردو	۲۶		

نام	تعداد
احمدیہ موومنٹ (خلاصہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام)	۳
اسلامی اصول کی فلاسفی اردو	۲
اسلام میں اختلافات کا آغاز	۱
سرمہ چشم آریہ	۱
احمدیہ البم	۱
لیکچر سیالکوٹ	۱
ضمیمہ تریاق القلوب	۱
سراج منیر	۱
محمدی بیگم کی پیشگوئی	۱
سیرت احمد انگریزی	۲
" حضرت مسیح موعود علیہ السلام اردو	۱
صمصام الحق	۱
ہمارا مذہب	۴
اسلام کا اقتصادی نظام اردو	۱
نظام نو اردو	۱
تحفۃ الملوک انگریزی	۱
احمدی غیر احمدی میں فرق	۱
درثمین اردو	۲
اسلام اور جہاد	۱
کشتی نوح	۳
شان خاتم النبیین	۳
الحجۃ البالغہ	۳
تبلیغ ہدایت	۳
شاہ حبشہ کو دعوت حق	۳
اوڑھنی والیوں کے پھول	۱
آئینہ حق نما	۱
اکناف عالم میں تبلیغ اسلام	۱
ترجمۃ القرآن انگلش مطبوعہ ہالینڈ	۲
قاعدہ یسرنا القرآن	۷
انسانیت کا محسن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انگریزی	۷
جماعت احمدیہ اور اشاعت اسلام	۱
زندہ نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۱
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے	۱
انعام بیس ہزار روپیہ (اشتہار)	۱
قبر کے عذاب سے بچو انگریزی	۲
اتحاد بین الاقوام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ اصول	۱
تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک (چارٹ)	۱
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سنین وار واقعات (چارٹ)	۱
غیر مذاہب کے بارے میں آنحضرت صلعم کی تعلیم	۲
درثمین فارسی	۱
جہاد	۱
میری والدہ	۱
خدائی فیصلہ	۱
قرآن کریم بزبان گورمکھی	۱
علمی معجزہ	۱
المہدی	۱
متفرق لٹریچر	۱۰
تقسیم لٹریچر کی کل تعداد	۱۳۶۹

ربوہ میں جماعت احمدیہ کا [illegible] جلسہ (بقیہ صفحہ ۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے افراد جماعت کی جس رنگ میں ایک لمبے عرصہ تک تربیت فرمائی ہے۔ درحقیقت یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ یہ کٹھن کام ہر سال بڑے اطمینان کے ساتھ طے پا جاتا ہے۔

حسب معمول اس دفعہ بھی افسر جلسہ سالانہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے متعدد نظامتوں اور شعبوں کے ماتحت احباب ربوہ کے تعاون سے اس اہم کام کو بخیر و خوبی سر انجام دیا۔ اہالیان ربوہ جن میں مرد عورتیں بچے بھی شامل ہیں ان ایام میں شب و روز باہر سے آنے والے احباب کی خدمت میں مصروف رہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

ایک سپیشل مجسٹریٹ صاحب بھی ڈپٹی کمشنر صاحب کی طرف سے ان ایام میں ربوہ میں متعین کئے گئے تھے جو اپنے فرائض عمدگی سے سر انجام دیتے رہے جس کے لئے وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔

الغرض ہمارا یہ سالانہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا اور مسیح پاک کے ہزارہا پروانوں نے یہ ایام خالص روحانی ماحول میں اسلام اور احمدیت کی حقانیت پر تقاریر سننے اور غلبہ اسلام کے لئے دردمندانہ دعائیں کرنے میں بسر کئے۔ اور ان کا یہ عدیم المثال اجتماع اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا اظہار اور حضرت مسیح موعود پر نازل شدہ اس الہام خداوندی کی صداقت کا عملی ظہور تھا کہ

"خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا۔ اور ان میں کثرت بخشوں گا۔" (تذکرہ)

درخواست دعا۔ قریشی سعید احمد صاحب درویش کی بیوی ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ قریشی صاحب کے برادر اکبر بھی پاکستان میں بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے

ایڈیٹر "آزاد نوجوان" مدراس اور ایڈیٹر "روشنی" سرینگر کی

خط و کتابت کا ایک حصہ

سرینگر (کشمیر) سے ایک غیر مبائع دوست مسٹر عبد العزیز صاحب کاشمیری "روشنی" نام سے ایک ہفتہ وار پرچہ نکالتے ہیں۔ گذشتہ دنوں اپنے دیرینہ تعلقات کی بنا پر محض دعوت الی الحق کی غرض سے مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر "آزاد نوجوان" مدراس کی مسٹر عبد العزیز صاحب سے خط و کتابت ہوئی جسے ۲۷ نومبر کے پیغام صلح میں شائع کر دیا گیا۔ مگر نہ جانے مکرم نوجوان صاحب کے حسب ذیل دو خطوط کو شریک اشاعت کیوں نہیں کیا گیا حالانکہ یہ بھی اسی خط و کتابت کا ایک حصہ تھے۔ (ادارہ)

(۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلامک سنٹر

مدراس ۱۴
۲۸/۹/۵۷

بخدمت شریف جناب عزیز کشمیری صاحب

ایڈیٹر روشنی سرینگر (کشمیر)

آپ کا مراسلہ نمبر ۲۱۲/۷ - ۳۱-۸-۵۷ مجھے ۹-۹-۵۷ کو ملا۔ شکریہ

میں نے آپ کے تمام خطوط بڑے غور سے پڑھے ہیں۔ آپ نے اپنے دعویٰ کی سند میں آج تک کوئی دلیل ایسی پیش نہیں فرمائی جس سے آپ کا اسٹانڈ ثابت ہو جاتا۔ اس کے برعکس آپ دیکھیں گے کہ میں نے اپنے اسٹانڈ کو ثابت کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متواتر حوالجات بطور دلائل پیش کئے ہیں۔ جن سے بخوبی یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یقیناً دعویٰ نبوت فرمایا۔ لیکن ایسی نبوت جو غیر تشریعی تھی اور آپ کو یہ مقام سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور فیضان سے حاصل ہوا۔

آپ نے پوچھا ہے کہ مجھے یہ الہام کب ہوا کہ "مجھے لاہور انجمن کا خوف ہے" حالانکہ میں نے یہ کبھی نہیں لکھا کہ مجھے الہام ہوا ہے مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جب آپ نے ان الہامات کو تسلیم نہیں کیا جو میرے اور آپ کے روحانی لیڈر امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوئے تو مجھ کو اگر الہام بھی ہو جائے تو آپ تھوڑے ہی یقین کریں گے۔ بات در اصل اتنی ہے کہ جن لوگوں کو حقیقت کو فراموش کرنا اور واقعات کو نظر انداز کرنا آتا ہے۔ وہ آپ ہی جیسا طریق اختیار کرتے ہیں۔ آپ سے جب میرے پیش کردہ دلائل توڑے نہ گئے۔ تو آپ نے غیر احمدیوں کی طرح یہ کہہ کر فرار اختیار کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ میں "خود فریبی اور غلو پر محمول ہوں" آپ کا یہ بیان بھی بے بنیاد ہے۔ اگر میں یہ دریافت کروں کہ میرے "خود فریبی اور غلو پر محمول" ہونے پر آپ کو کب سے الہام ہونے لگا۔

تو آپ اپنے منہ میاں مٹھو بن کر رہ جائیں گے۔ خیر چھوڑیئے اس بحث کو۔ کسی کو اس طرح کا جواب دے کر مجھے کیا مل جائے گا؟

آپ کو جب آزادیٔ رائے کا حق ہے۔ دوسرے ہی خط میں میں نے آپ کو اس آزادی کا یقین دلایا ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے والٹر کا ایک انگریزی قول بھی پیش کیا تھا۔ وہ آزادی ہی کیا جو انسان کو ایک امر واقعہ سے غافل کر دے یا یوں کہو کہ حق و صداقت کو فراموش کرنے پر آمادہ کر دے۔ ایسی آزادی خود غرضی تو کہلا سکتی ہے خود مختاری نہیں کہلا سکتی۔ آپ اور آپ کے ساتھیوں نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعووں ہی کا انکار کر دیا اور اس انکار کا نام آزادیٔ رائے رکھ لیا۔ تو ایسی آزادیٔ رائے کی حقیقت آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ ذرا غور تو کیجئے کہ جس شخص کو بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حکم و عدل بنا کر بھیجا ہو۔ اور جس کے متعلق ہمارا یہ یقین ہو کہ وہ بے شک خدا کی طرف سے تھا۔ تو پھر ایسی کوئی آزادیٔ رائے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ جو اس "حکم و عدل" کے قول اور فعل کے خلاف ہو۔

آپ نے خواہ مخواہ جماعت احمدیہ قادیان پر تحجت کی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کا رویہ ہماری دوستی۔ برادری۔ رواداری اور علمی چھیڑ چھاڑ کے بالکل خلاف ہے۔ ہمیں باوجود باہمی اختلافات رائے کے اپنے اندر اخلاق کریمہ پیدا کرنا چاہیے۔ ہمارے احمدی کیریکٹر کا یہی تقاضا ہے۔ اب اگر جوابی رنگ میں میں بھی کچھ لکھ دوں تو آپ یقیناً پسند نہ فرمائیں گے۔

اب میں آپ کے سوال کی طرف آتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ میرے جوابات کو غور سے پڑھیں گے۔ خدا کے لئے یہ نہ سوچئے کہ مجھے کسی نہ کسی طرح نوجوان کی بات کو توڑنا ہے۔ بلکہ یہ دیکھئے کہ میں جو کچھ لکھ رہا ہوں اس میں صداقت اور

حقیقت بھی ہے یا نہیں۔ خدا تعالےٰ سے دعا بھی کیجئے انشاء اللہ تعالےٰ آپ پر حق کھل ہی جائے گا۔

آپکا آئیٹم ملہ آپ کی لغاغی کا آئینہ دار ہے۔

آپ کا سوال ۲ آپ نے فرمایا ہے کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اصطلاحی معنوں میں دعوئے نبوت ہرگز نہیں کیا ہے" آپ کے اس سوال پر بے اختیار مجھے ہنسی آتی ہے ۔۔۔ ذرا آپ ہی بتلائیں کہ آپ کی اصطلاح میں "اصطلاحی معنوں میں دعوئے نبوت کے" کیا معنی ہیں؟ اور اس کی تعریف کیا ہے؟

آپ نے آگے چل کر لکھا ہے کہ "بلکہ ایسی نبوت کا جو معیار آپ نے بتایا ہے اس پر خود آپ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ناقل) پورے نہیں اترتے ہیں۔"

آپ کی اس تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ نبوت کے معیار کو آپ نے سمجھ ہی لیا ہے اب کمی صرف اتنی ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس معیار پر پورے اترتے نہیں پا رہے ہیں۔ آپ کا یہ گمان محض آپ کی سمجھ کا قصور ہے۔ ورنہ امر واقعہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف اپنے آپ کو معیار نبوت پر پرکھنے کا ہی حکم دیا۔ بلکہ اپنے آپ کو معیار نبوت پر اپنے قول و فعل سے پورا اتار کر بتا دیا۔ جس کا آپ جس قدر چاہیں انکار کریں۔ مگر حضرت اقدس کا دعویٰ نبوت اپنی زبان قلم سے پکار پکار کر یہ اعلان کر رہا ہے۔

(۱) نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اسکے مستحق نہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص۳۹۱)

(۲) "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔" (بدر ۵ر مارچ ۱۹۰۸ء)

(۳) "جس حالت میں خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں" (آخری خط بنام اخبار عام - ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء)

(۴) "صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔" (حقیقۃ الوحی ص۹۵)

آپ نے اپنے آپ کو بچانے کے لئے اچھا سہارا تلاش کیا ہے کس سادگی سے آپ فرماتے ہیں کہ "کثرت مکالمہ و مخاطبہ کو اسلامی اصطلاح میں محدث قرار دیتے"۔ جس کثرت مکالمہ مخاطبہ کا نام آپ محدث قرار دیتے ہیں وہ آپ کی خاص کشمیری یا لاہوری اصطلاح تو ہو سکتی ہے۔ لیکن اسلامی اصطلاح ہرگز نہیں کہلا سکتی۔ یہ بڑا ہی حسین دھوکہ ہے جو آپ کو لگا ہے۔

سنیئے کشمیری صاحب۔ ذرا اچھی طرح کان کھول کر سن لیجئے۔ میرے اور آپ کے روحانی باپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا فرماتے ہیں۔

(۱) "خدا تعالیٰ نے جس کے ساتھ ایسا مکالمہ و مخاطبہ کرے جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بڑھ کر ہو (یعنی کثرت مکالمہ مخاطبہ ہو - ناقل) اُسے نبی کہتے ہیں۔" (بدر ۵ر مارچ ۱۹۰۸ء)

(۲) "پس اس بنا پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اس زمانہ میں کثرت مکالمہ مخاطبہ اور کثرت اطلاع بر علوم غیب صرف مجھے عطا کی گئی ہے۔" (آخری خط اخبار عام - ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء)

(۳) "اسے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام موجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکل ان یصطلح (حقیقۃ الوحی ص۹)

دیکھ لیجئے جس کثرت مکالمہ و مخاطبہ کا نام آپ محدث رکھتے ہیں حضور اسی کثرت مکالمہ مخاطبہ کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتے ہیں۔ سنیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام واضح الفاظ میں آپ کے محدث والے نظریہ کی بھی یوں تردید فرماتے ہیں کہ "اگر خدا تعالےٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں لکھے۔ مگر نبوت کے معنی اظہار غیب ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

(۴) غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیب میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیا اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔" (حقیقۃ الوحی ص۳۹۱)

اس الہامی عبارت کو چار بار پڑھ لیجئے اور پھر غور کیجئے کہ امور غیبیہ اور کثیر وحی الٰہیہ کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آپ کو نبی قرار دے رہے ہیں۔ یا محدث؟

اگر مندرجہ بالا میں نبی کی جگہ بقول آپ کے کثرت مکالمہ و مخاطبہ کا نام محدث رکھدیں تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ ۱۳۰۰ سال میں محدث کا نام پانے کے لئے صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی مخصوص ہوئے۔ اور آپ سے پہلے اس امت میں کوئی محدث نہیں گذرا۔ کیا کوئی صاحب عقل اس تعریف۔ تشریح یا استدلال کو تسلیم بھی کر سکتا ہے۔ اور بقول آپ کے کیا یہ "اسلامی اصطلاح" کہلا سکتی ہے؟

آپ فرماتے ہیں کہ اخبار عام کا حوالہ اخبارات میں شائع کرتے پھرتے ہیں" اس کے ساتھ ساتھ

مسیح موعود علیہ السلام کے ان حوالجات کو بھی آپ ان سوالات کے جوابات میں شائع کرائیں جنہیں میں پیش کروں گا۔"

آپ کا آخری جملہ یہ بتاتا ہے کہ [illegible] تک آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان حوالجات کو پیش نہیں فرمایا۔ تبھی تو آپ یہ کہتے ہیں کہ "جنہیں میں پیش کروں گا"۔ کیوں کیا میں نے اس خط کے شروع میں صحیح نہیں کہا کہ آپ نے اپنے دعویٰ کی سند میں کوئی دلیل ایسی پیش نہیں فرمائی جس سے آپ کا ارشاد مضبوط ہو جاتا۔

آپ فرماتے ہیں کہ بقول حضرت مسیح موعود آپ کا منکر کافر نہیں ہو سکتا۔ آپ نے ایک قول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب فرما دیا۔ مگر حوالہ حضور کا پیش نہیں فرمایا۔ لیجئے میں آپ کو پھر بتاتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

(۱) دوسرا یہ کفر کہ وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے۔ اور پہلے نبیوں کی کتاب میں تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا کے رسول کا منکر ہے۔ کافر ہے۔ اور اگر غور کیا جائے تو دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم کے ہیں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹)

حضور کا یہ عقیدہ بھی ایسا ہے۔ جس پر آپ اپنے آخری دم تک قائم رہے۔ حضور اپنی وفات سے دو دن پیشتر ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔

(۲) ایک شخص نے سوال کیا۔ کیا آپ کو نہ ماننے والے کافر ہیں؟

حضور نے جواب دیا مولویوں سے جا کر پوچھو۔ کہ اُن کے نزدیک جو مسیح اور مہدی آنے والا ہے اُس کو جو نہ مانے گا اس کا کیا حال ہوگا۔ میں وہی مسیح و مہدی ہوں جو آنیوالا ہے۔" (بدر ۲۴ر مئی ۱۹۰۸ء)

آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے ظلی نبی ہونے کا دعویٰ تو کیا لیکن ظلی مہدی اور ظلی مجدد ہونے کا دعوے نہیں کیا ہے۔ لیجئے سنیے حضور فرماتے ہیں۔

"یہ عاجز مجازی اور روحانی طور پر وہی مسیح موعود ہے جس کی قرآن اور حدیث میں خبر دی گئی ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۰۹)

اب کیا آپ یہ کہیں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیونکہ اس حوالہ میں صرف مجازی اور روحانی طور پر مسیح موعود ہیں۔ لہذا آپ حقیقی طور پر مسیح موعود نہ تھے؟

میں دعویٰ کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ تو کیا آپ کا کوئی احمدی کہلانے والا ساتھی ایسا ہرگز نہیں کہیگا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف "مسیح ہندوستان میں" کے صفحہ ۱۱ پر فرماتے ہیں "میں حقیقی مسیح موعود ہوں"۔ بتلائیے اب آپ اپنی صفائی میں کیا کہنا چاہتے ہیں؟

آپ کا سوال نمبر ۶ اور ۷ بھی عجیب ہے آپ فرماتے ہیں کہ نبی کا خطاب پانے اور نبوت کے مقام تک پہنچنے کی توجیہہ تو وہی شخص کر سکتا ہے جو از خود نبی نہ ہو"۔ آپ کے اس نظریہ نے آپ جیسوں کو حقائق کی روشنی سے نکال کر غیر حقائق کی تاریکی میں دے مارا ہے۔ سچ پوچھئے تو آپ کی یہ اُلٹی منطق دوسروں کو تو بنا سکتی ہے لیکن کسی سچے احمدی کو حکم نہیں دے سکتی۔ ذرا یہ تو بتائیے کہ جو شخص از خود نبی نہیں وہ بھلا اپنے نبوت کے خطاب۔ نبوت کے مقام اور نبوت کی حقیقت کو سمجھ ہی کیا سکتا ہے؟

آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ہر مدعی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ خود بتائے کہ اس کا دعویٰ کیا ہے؟ لیکن اس کے برعکس آپ فرماتے ہیں کہ "وہی شخص کر سکتا ہے جو از خود نبی نہ ہو"۔

خدارا اس امر پر غور فرمائیے کہ جس شخص کو خدا نے نبی کہا ہو اور اس شخص نے باعلام الٰہی نبوت کا دعوے بھی کیا ہو اور وہ "حقیقت اور اصل" میں آپ دونوں کے نظریہ کے مطابق نبی نہ ہو۔ کیا ایسی کوئی ایک بھی مثال انبیاء کی تاریخ میں کہیں نظر آتی ہے؟ اگر ہے تو پیش کیجئے۔

میں حیران ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو پڑھ کر جن میں خدا نے آپ کو نبی اور رسول کہا۔ اور آپ کی واضح تحریرات کو دیکھ کر جن میں آپ دعوٰی نبوت فرماتے ہیں۔ آپ حضرات خدا تعالے [illegible] کو ایک مضحکہ خیز پوزیشن میں پیش کرتے ہیں۔ کہ آپ حقیقت میں نبی نہ تھے۔ گویا آپ لوگوں کے نزدیک خدا تعالے کا الہام اور حضرت مرزا صاحب کا دعوٰی [illegible] حقیقت ہے۔

ذرا اس پر غور کیجئے:۔

(۱) خدا تعالے خود ایک شخص کو نبی قرار دیتا ہے۔

(۲) آنحضرت صلعم آپ کو چار بار حدیث مسلم میں نبی اللہ۔ نبی اللہ [illegible] نبی اللہ قرار دیتے ہیں۔

(۳) مذہبی کتابوں میں اس کو خدا کا نبی قرار دیا گیا ہے۔

(۴) خود مدعی بحکم الٰہی اپنے آپ کو نبی کہتا ہے اور اپنے اس دعوٰی پر اپنے آخری دم تک قائم رہتا ہے۔ لیکن آپ ہیں کہ اس شخص کے سچا ہونے کو مانتے ہوئے اس کو مامور من اللہ تسلیم کرتے ہوئے اس کے دعوے نبوت سے نہ صرف انکار کرتے چلے جا رہے ہیں بلکہ اس انکار پر اصرار بھی کرتے چلے جا رہے ہیں۔

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر "تناقض" کا الزام لگانے میں بڑی جسارت دکھلائی ہے۔ جو میری نظر میں ایک مرید کے شایان شان نہیں۔ آپ ہم سے اختلاف کرتے کرتے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کرنے لگے ہیں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف طور پر واضح الفاظ میں اپنے انکار نبوت اور اقرار نبوت کی تعریف اور تشریح مندرجہ ذیل طور پر فرما دی ہے تو اسی کو طریقہ فیصلہ کیوں نہیں بنا لیتے۔ صدق دل سے سلامتی کی راہ کو تسلیم کیوں نہیں کر لیتے حقیقت میں "حکم و عدل" کے فیصلے کا اقرار ہی سعادتمندی ہے حضور فرماتے ہیں:۔

" جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت کا انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔

(ایک غلطی کا ازالہ)

آپ نے جو نوٹ زیر عنوان "تکرار" لکھا ہے اس کے جواب میں صرف اس قدر کہہ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اپنے پیش کردہ حوالہ کو ذرا غور سے مطالعہ فرمائیں گے تو آپ بخوبی سمجھ جائیں گے کہ حضور نے اس میں اپنے آپ کو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سے مشابہت دے کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام موسوی شریعت میں نبی تھے اور رسول بھی ۔۔۔۔ ٹھیک اسی طرح محمدی شریعت میں حضرت مرزا صاحب مشابہت کی بناء پر بھی یقیناً نبی اور رسول ہیں وہ مسیح چودہ سو سال حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ظاہر ہوا اور یہ مسیح بھی ٹھیک اسی طرح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چودہ سو سال بعد تشریف لے آیا۔

پس ثابت ہوا کہ حضرت مسیح محمدیؐ بھی حضرت مسیح ناصری کی طرح نبی بھی تھے اور رسول بھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا نے اس امت سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے"۔ (ریویو جلد ۱ نمبر ۲ صفحہ ۲۰۷ بحوالہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸)

اب اگر کوئی کہے حضرت مسیح موعود نبی اور رسول نہ تھے تو پھر مسیح ناصری پر مسیح محمدیؐ کو فضیلت کیا رہی؟ میں نے آپ کے سارے سوالات کے جوابات متواتر حوالجات کے ساتھ لکھے ہیں اور اس طرح آپ پر اتمام حجت کی ہے میرا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ آپ کو ہرا ڈالوں میرا کام ایک حق بات کو آپ تک پہنچانا ہے سو میں نے پہنچا دیا۔ اب یہ آپ کا کام ہے کہ آپ سوچیں اور خدا تعالے سے دعا کریں۔

آپ ہماری اس خط و کتابت کو اپنے اخبار روشنی میں شائع کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ میں بھی شائع کر دوں گا۔ دوست جو چاہیں فیصلہ کر لیں ؎

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خدا

امید ہے کہ آپ خیریت سے خوش ہونگے دعا ہے کہ اللہ تعالے آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ میرے لائق اگر کوئی خدمت ہو تو ضرور تحریر فرمادیں۔

دستخط خاکسار
مدراس ۱۴ — ۲۸ ۹/۵۷ محمد کریم اللہ نوجوان

(۲)

دی آزاد نوجوان مدراس ۱۴
مورخہ ۱۰/۱۲/۵۷
بخدمت شریف مکرم عزیز کشمیری
ایڈیٹر روشنی - سری نگر
مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آپکا خط ۲۳۹/۷ ۱۵×۵۷ مجھے ۲۰ر اکتوبر کو ملا تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کے خط کا جواب فوراً دے نہ سکا۔ اس کی وجہ میری بہن کی شادی تھی۔ جو ۱۱ر نومبر کو ہوئی۔ اس کے بعد میں حیدرآباد دکن چلا گیا تھا۔ واپسی پر اپنے چند کاروباری کاموں میں لگا رہا۔ اس وقت بھی میں سلسلہ کے چند اہم کاموں میں لگا ہوں۔ اس کے علاوہ میرے اپنے کاروباری تقاضے بھی ہیں جو ادھورے ہیں۔ میں نے بہت چاہا کہ آپ کے مندرجہ بالا خط کا جواب لکھدوں لیکن آپ کے مندرجہ بالا خط کے اس حصہ نے مجھے آپ کو جواب لکھنے سے روک دیا۔

" اب اگر میں شعلہ بیانی سے کام لوں تو؟ لیکن نہیں انتہائی صبر و ضبط سے کام لیتے ہوئے گذارش کروں گا کہ اگر آپ لایعنی لفاظی اور بیجا غلو سے اس طرح کام لیتے رہیں گے تو میں اپنا وقت آپ کے ساتھ خط و کتابت میں ضائع نہ کروں گا۔ مجھے ہر اس شخص سے سخت نفرت ہوتی ہے جو واقعات اور حقائق سے آنکھیں بند کرتے ہوئے اپنی کج فہمی اور ہٹ دھرمی پر مصر رہتا ہے۔ جناب ۲۳۹/۷"

آپکا مندرجہ بالا حوالہ میرے قلم کے منہ میں لگام دے رہا ہے اور مجھے مجبور کر رہا ہے کہ اب میں آپ کو کچھ نہ لکھوں۔ بہر حال اتنا ضرور کہونگا کہ آپ نے میرے پیش کردہ دلائل کا کوئی معقول جواب نہیں دیا۔

میں نے اپنی طرف سے آپکے ہر خط اور سوال کا

نیا سال

اور

ہماری مالی ذمہ واریاں

عہدیداران اور احباب جماعت فوری توجہ فرمائیں

موجودہ مالی سال کے آٹھ ماہ گذر چکے ہیں۔ ابھی متعدد جماعتیں اور کئی ایک احباب ایسے ہیں جو باوجود نظارت ہذا کی طرف سے بار بار توجہ دلائے جانے کے اپنے مالی فرائض کی ادائیگی میں غفلت برت رہے ہیں۔ بعض کی طرف سے چندہ جات کی ادائیگی برائے نام ہے۔ اسی طرح متعدد جماعتوں کی طرف سے بعض احباب کے متعلق ان کی چندوں میں بے قاعدگی اور بے شرح ادائیگی کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ایسی مثالیں خواہ کتنی بھی کم کیوں نہ ہوں نظر انداز نہیں کی جا سکتیں۔ احباب جماعت پر مالی قربانیوں کی اہمیت اور ضرورت واضح کرنے کے لئے ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض ارشادات درج کئے جاتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"خدا کی رضا کو تم پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اسکی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لوگے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائینگے"

نیز حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہی وقت خدمت گذاری کا ہے پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہیں ہوگا۔۔۔۔ ۔۔۔ تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کرکے اسکی راہ میں مال خرچ کریگا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اسکے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دیجائیگی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ جو شخص مال سے محبت کرکے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئیگا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اگر تم اس قدر خدمت بجا لاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائیداد اس کی راہ میں بیچ بھی دو پھر بھی ادب سے دور ہے کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے۔"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں۔ میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا میں خدا کے نام اس کے دین کی اشاعت کے لئے تم سے مانگ رہا ہوں۔ اگر تم چندے میں حصہ نہیں لو گے تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کا سامان کرے گا۔ مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گنہگار نہ بنو۔ پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اس موقعہ کو غنیمت سمجھو اور خدمت اسلام کے لئے اپنے مالوں کو قربان کرو جو شخص تکلیف اٹھا کر اس خدمت میں حصہ لے گا میں اس کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ یہ دعا کر چکے ہیں کہ اے خدا جو شخص تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے تو اس پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرما۔ اور آفات اور مصائب سے اسے محفوظ رکھ۔ پس وہ شخص جو اس میں حصہ لے گا اسے حضرت مسیح موعودؑ کی دعا سے بھی حصہ ملے گا۔ اور پھر میری دعاؤں میں بھی وہ حصہ دار ہوگا"

مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں ضرورت اس امر کی ہے کہ نئے شروع ہونے والے سال میں جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کا ہر فرد اپنی مالی ذمہ داری کو صحیح طور پر سمجھتے ہوئے عملی قربانی اور جدوجہد کے لئے ایک نیا جوش پیدا کرے۔ اور اپنے عمل سے احباب کا ثبوت دے کہ وہ درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا ہے جماعتوں کے امراء صدر صاحبان۔ سیکرٹریان مال و دیگر عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ پہلے خود مالی قربانی کا پورا احساس کرتے ہوئے اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ اور اپنے اپنے حلقہ میں جماعتوں کو بیدار و منظم کریں تاکہ کسی جماعت میں کوئی مرد بھی ایسا نہ رہے جو نادہندہ۔ بقایادار یا بے شرح ہو۔ اللہ تعالیٰ نئے شروع ہونے والے سال کو تمام احباب جماعت کیلئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اور ہم سب کو اسباب کی توفیق بخشے کہ ہم سب اپنے فرائض کو صحیح طور پر سمجھتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین حضرت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کے مطابق النبی ادا کرنے والے بن سکیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکیں۔ (شیخ عبد الحمید عاجز۔ ناظر بیت المال قادیان)

حرمت مقامات مقدسہ کی تحریک

میں

مکرم صدیق امیر علی صاحب آف موگرال کا قابل تعریف حصہ

نظارت ہذا کی طرف سے جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان میں اخراجات حرمت مقامات مقدسہ کے لئے پیشتر ازیں کئی بار تحریک بھجوائی جا چکی ہے۔ اس اہم اور بابرکت تحریک میں حصہ لینے کے لئے جماعتوں کے عہدہ داران مال کے علاوہ متعدد مخیر اور مخلص احباب جماعت کو انفرادی طور پر بھی حصہ لینے کے لئے توجہ دلائی گئی۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے احباب اور جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ جن میں سے بعض احباب نے اپنے وعدے ادا بھی کئے ہیں۔ ایسے احباب میں محترم صدیق امیر علی صاحب کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جنہوں نے باوجود اپنی مشکلات کے مبلغ /۱۶۰۰ روپے کی نقد ادائیگی فرما دی ہے۔ وہ اس سے قبل بھی /۲۰۰ روپے اس مد میں ادا فرما چکے ہیں۔ اور ان کی اہلیہ محترمہ نے بھی مبلغ /۱۰۰ اس مد میں ادا فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور ان کے اخلاص اور ایمان میں برکت دے اور ان کی اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے ان کی مشکلات کو دور فرمائے۔

جن احباب جماعت نے اس تحریک میں تا حال حصہ نہیں لیا۔ ان کو بھی چاہیئے کہ وہ جلد از جلد اس میں شامل ہو کر فرض شناسی کا ثبوت دیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔ اور جو وعدے فرما چکے ہیں۔ اُن کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اولین وقت میں ان کی ادائیگی فرما دیں۔ تاکہ مرمت کے اہم کاموں میں رقم نہ ہونے کی وجہ سے رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

ناظر بیت المال قادیان

منظوری عہدیداران جماعت احمدیہ مظفرپور

۱۔ پریذیڈنٹ و سیکرٹری امور عامہ } مکرم سید منصور احمد صاحب

۲۔ سیکرٹری مال ۔ مکرم سید داؤد احمد صاحب

۳۔ سیکرٹری تبلیغ و ،، تعلیم } شاہ شہاب احمد صاحب

منظوری $\frac{۴}{۵۹}$۔۳۰ تک

اللہ تعالیٰ جملہ عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمت دینیہ کی توفیق عطا فرمائے اور حافظ و ناصر رہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

ضروری اعلان

بعض ضروری دفتری امور کی تکمیل کے سلسلہ میں اعلان کیا جاتا ہے اگر کسی احمدی دوست یا کسی جماعت کے حسابات کی کوئی رقم مولوی عبد الرحیم صاحب ملکانہ انسپکٹر بیت المال کے ذمہ واجب الادا ہو تو وہ مع تفصیل و ثبوت اس کی اطلاع اس اعلان کی اشاعت کے بعد بیس روز کے اندر اندر نظارت ہذا میں دے کر ممنون فرما دیں۔

ناظر بیت المال قادیان

خط و کتابت بقیہ ۔۔۔

جواب دیا ہے۔ خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ کے جوابات لکھتے ہوئے میرے ذہن میں کیا تھا اور اب میرے دل میں کیا ہے۔ میرے اچھے دوست یہ نہ سمجھئے کہ نوجوان آپ سے کٹ گیا ہے۔ آپ سے میری محبت آج بھی وہی ہے جو کل تھی۔ میں نے آپ کو جو کچھ لکھا وہ محض میری ہمدردی تھی۔ ورنہ آپ کو خط لکھتے ہوئے میرے ذہن میں اور کوئی بات نہ تھی۔ البتہ یہ ضرور چاہتا تھا کہ آپ اپنے نظریات پر نظر ثانی فرمائیں۔ آپ نے کیا کچھ سمجھ لیا میں نہیں جانتا۔ امید ہے کہ انشاء اللہ آج نہیں تو کل ضرور سوچیں گے۔ میری گذارش اب

خبریں

مدراس ۶ر جنوری - وزیر اعظم شری نہرو نے آج انڈین سائنس کانگرس کے ۴۵ ویں سیشن کا افتتاح کرتے ہوئے دنیا کے سائنسدانوں سے اپیل کی کہ وہ سائنس کو سیاسی جھگڑوں اور اعصابی جنگ سے الگ رکھیں اور رشی منیوں جیسے اوصاف پیدا کریں۔ انہوں نے کہا کہ ملک (ریاست) کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ سائنس اور سائنسدانوں کی حوصلہ افزائی کرے۔ ایسا کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ یہ درست بات ہے ملک پرستی کے تنگدلانہ نقطۂ نگاہ سے بھی ایسا کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو ملک (ریاست) کمزور ہو جائے گا۔ شری نہرو نے کہا بھارت ایک بڑا دیش ہے اور بعض حالات میں عوام انتہا پسندانہ رویہ اختیار کرتے ہیں۔ بھارت ہر قدری کا آئینہ دار ہے۔ یہاں عوام تازہ ترین ٹیکنیک اور سائنسی دریافتوں کے متعلق باتیں کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی دیش کے بعض رواج ایسے ہیں جنہیں سائنس سے دور کا بھی لگاؤ نہیں تاہم اس دور میں سائنس ان لوگوں کے دلوں میں گھر کر گئی ہے۔ جو اس سے نکلنے والے مادی فوائد کے متعلق سوچتے ہیں۔ ہم سائنس کی دنیا میں رہتے ہیں اور مجھے اسبارے میں کوئی شبہ نہیں کہ خلاء میں چھوڑے جانے والے پہلے مصنوعی سیاروں نے جو سائنس کی تازہ ترین کامیابی ہے۔ دنیا کے کروڑوں لوگوں کو متاثر کیا ہے۔ سائنس ایسی چیز ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن پھر بھی بیشتر لوگ اپنا فائق مفاد حاصل کرنے کے لئے سائنس کو ذریعہ بناتے ہیں۔

لندن ۶ر جنوری - واقف کار حلقوں نے بتایا ہے کہ پاکستان کو ایٹمی راکٹ مہیا کئے جانے کا امکان ہے معاہدہ بغداد کے ممبر ممالک کی ۲۷ر جنوری کو انقرہ میں میٹنگ ہو رہی ہے۔ جس میں راکٹوں کے متعلق غور کیا جائے گا۔ ترکی نے نیٹو فوجی معاہدہ کے ممبر کے طور پر راکٹوں کی سپلائی کی مانگ کی ہے۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلیز بھی معاہدہ بغداد کے ممبر ممالک کے اجلاس میں شامل ہوں گے۔ اور وہ سلامتی اور دفاع کے لئے باہمی اشتراک پر زور دیں گے۔ وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ پاکستان، ترکی، ایران، عراق اور پاکستان ایک دوسرے سے مشورہ کے ساتھ اقتصادی پلان مرتب کریں۔ مسٹر ڈلیز معاہدہ بغداد کی کونسل میں شرکت کے بعد بعض وسطی مشرق کے ممالک کا دورہ بھی کریں گے۔ عرب حلقے ان کے اس دورہ کو شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔ اور انہیں یہ خدشہ ہے کہ مسٹر ڈلیز بغداد معاہدہ کی دفاعی آرگنائزیشن کے متعلق نیٹو کونسل میں کئے گئے خفیہ فیصلوں کو عملی جامہ پہنائیں گے۔

رائے پور ۶ر جنوری - بھارت کے وزیر خزانہ شری کرشنم چاری نے کل کھلائی میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ انہیں امید ہے کہ دوسرے پانچسالہ پلان کی تکمیل کے لئے درکار غیر ملکی امداد نہ ملی تو بھی بھارت پلان کو عملی جامہ پہنائے گا۔ اور پلان کی تکمیل کے لئے زیادہ سے زیادہ ملکی وسائل جمع کریگا

جنڈر گڑھ ۶ر جنوری - سردار گیان سنگھ راڑیوالا - وزیر بجلی و آبپاشی پنجاب نے کل یہاں ایک پبلک میٹنگ میں مقامی میونسپل کمیٹی کی طرف سے دیئے گئے ایک استقبالیہ ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے انکشاف کیا کہ پنجاب گورنمنٹ دریائے راوی کے پانی کو بجلی تیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ اس سلسلے میں سکیم مکمل ہو گئی ہے۔ جونہی اس کی منظوری ملے گی۔ اس پر کام شروع کر دیا جائے گا آپ نے ننگل میں کام کرنے والے انجنیئروں اور ورکروں کو خراج تحسین ادا کیا کہ بھاکڑہ ننگل پراجیکٹ کے مکمل ہونے کے بعد ان انجنیئروں اور ورکروں کی خدمات دریائے راوی کے پانی سے بجلی تیار کرنے کے لئے استعمال کی جائیں گی۔

نئی دہلی ۶ر جنوری - غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق شیخ عبداللہ کو اس ماہ کے اندر اندر رہا کر دیا جائے گا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ غیر ملکی ڈیلیگیٹوں کے ایک گروپ کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے شری نہرو نے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ شیخ عبداللہ کو جلد رہا کر دیا جائے گا۔

چنڈی گڑھ ۶ر جنوری - پنجاب سرکار کے محکمہ تعلقات عامہ کے نئے ڈائریکٹر شری مہندر سنگھ بیدی نے آج اپنے عہدہ کا چارج سنبھال لیا۔

جکارتہ ۶ر جنوری - انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوکارنو آج ہوائی جہاز کے ذریعہ بھارت کے لئے روانہ ہو گئے وہ بھارت کے دورہ کے بعد ایشیا اور افریقہ کے دیگر ملکوں کے دورہ پر جائیں گے۔ اور ڈیڑھ ماہ انڈونیشیا سے باہر رہیں گے۔ صدر سوکارنو نے روانگی سے پیشتر انڈونیشی عوام کے نام ایک پیغام میں کہا کہ وہ اپنے دورہ کے دوران میں انڈونیشی عوام اور ملک کی جدوجہد کے مفاد میں کام کریں گے۔ میں عوام سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ملک کی یکجہتی اور اتحاد کی حفاظت کریں اور اپنے پہلے آدرشوں کے وفادار رہیں۔

درخواستہائے دعا

(۱) سید محمد موسیٰ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ سرنگھر مالی تنگی اور بہت سی پریشانیوں سے دوچار ہیں۔ تاحال اولاد سے محروم ہیں۔ مشکلات کے ازالہ اور نیک و صالح اولاد نرینہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۲) خاکسار کے چھوٹے بھائی مرزا فضل الرحمن بعض متعصب افسروں کی وجہ سے پریشان ہیں۔ ان کی ترقی کا معاملہ درپیش ہے جس کے لئے وہ دعا کی درخواست کرتے ہیں

(۳) خاکسار رسالت آکھاڑہ سے اپنے اہل و عیال کی علالت کی وجہ سے بہت زیادہ پریشان ہے۔ احباب سے بیماروں کی صحت کاملہ اور اپنی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار مرزا مسرور احمد درویش قادیان

آگے قدم بڑھائے جا!

(بقیہ صفحہ ۲)

مرکز سے مطبوعہ لٹریچر طلب کر کے موثر رنگ میں اس کی تقسیم اور اس کے مطالعہ کا اہتمام کیا جائے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ از خود احمدیت کا صحیح نمونہ پیش کیا جائے۔ اپنی کمزوریوں کو دور کریں۔ باہمی دنیوی تنازعات کو (جہاں ہوں) محض للہ چھوڑ دیں اور اپنے دل میں اپنے مقصد کی غیر معمولی لگن پیدا کر کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں لگ جائیں اور یقین رکھیں کہ اسلام کی سربلندی مقدر ہو چکی ہے وہ کبھی صورت میں رک نہیں سکتی۔ مگر خوش قسمت ہے وہ انسان جسے اس کے دین کی اشاعت در ترقی میں قابل ذکر حصہ لینے کا موقعہ مل جائے!!

وما ذالک علی اللہ بعزیز!!